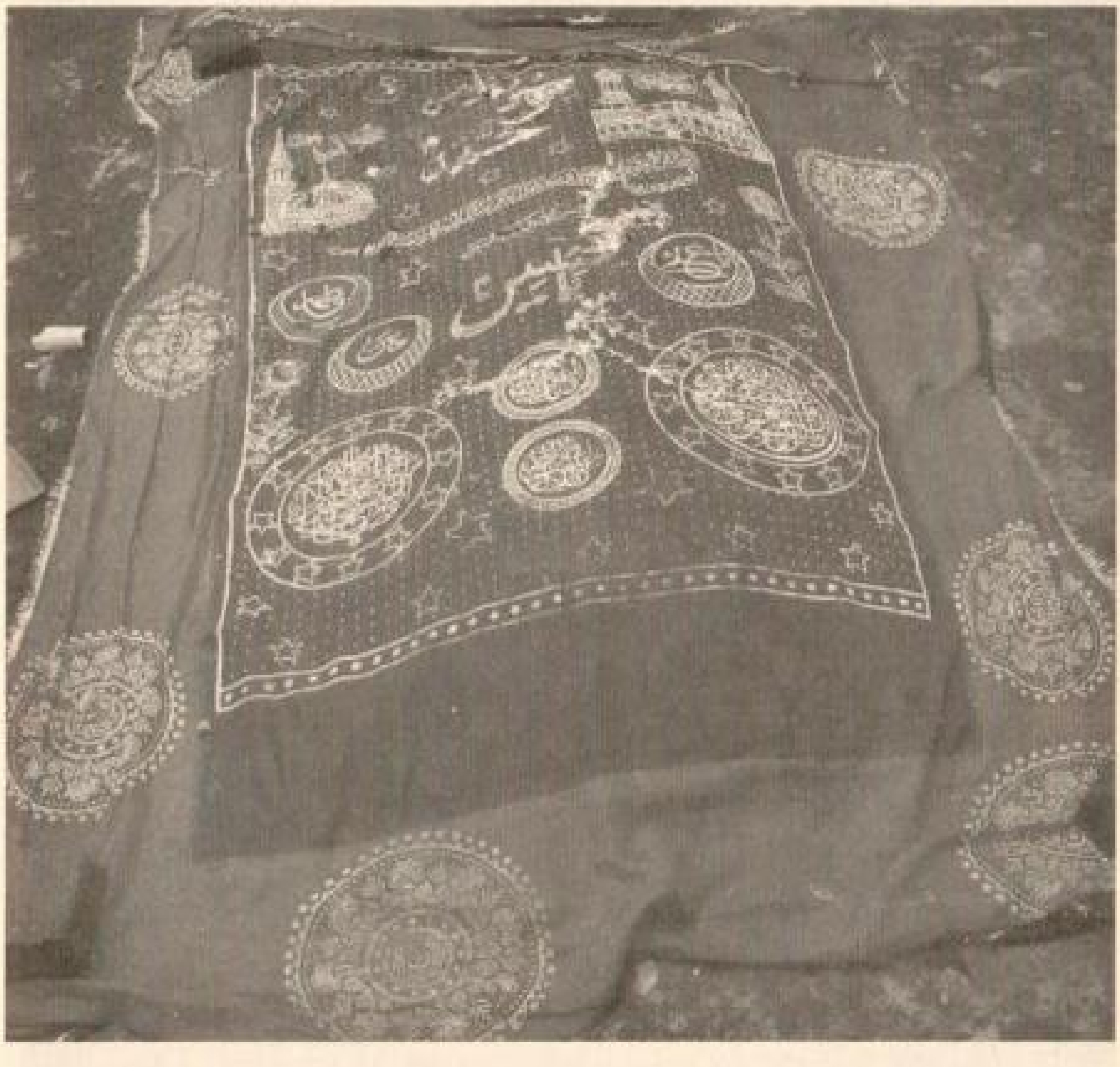

مزار حضرت شمس بلخی

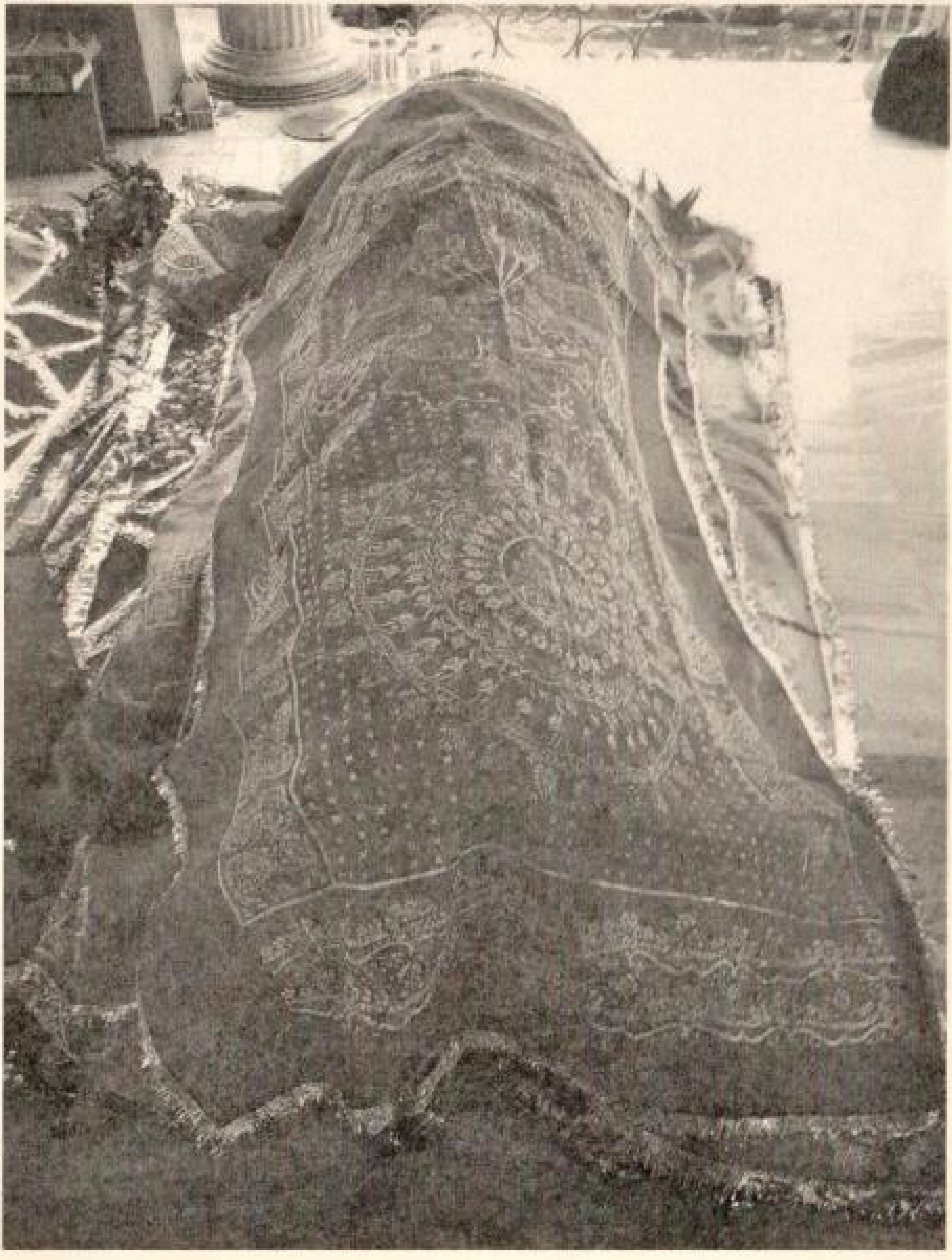

مزار شیخ احمد لنگردریا بلخی

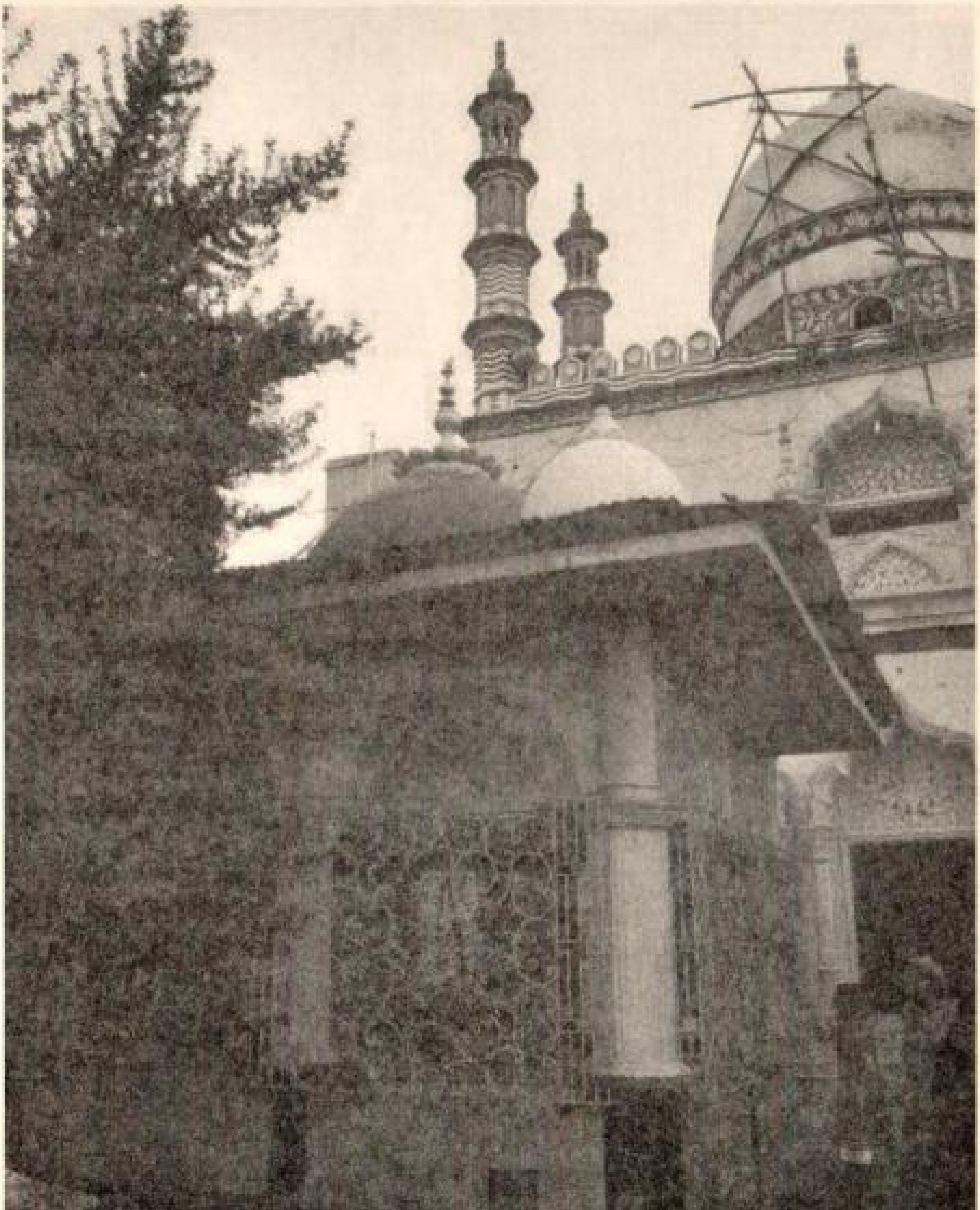

مزار مولانا حسین نوشه توحید بلخی

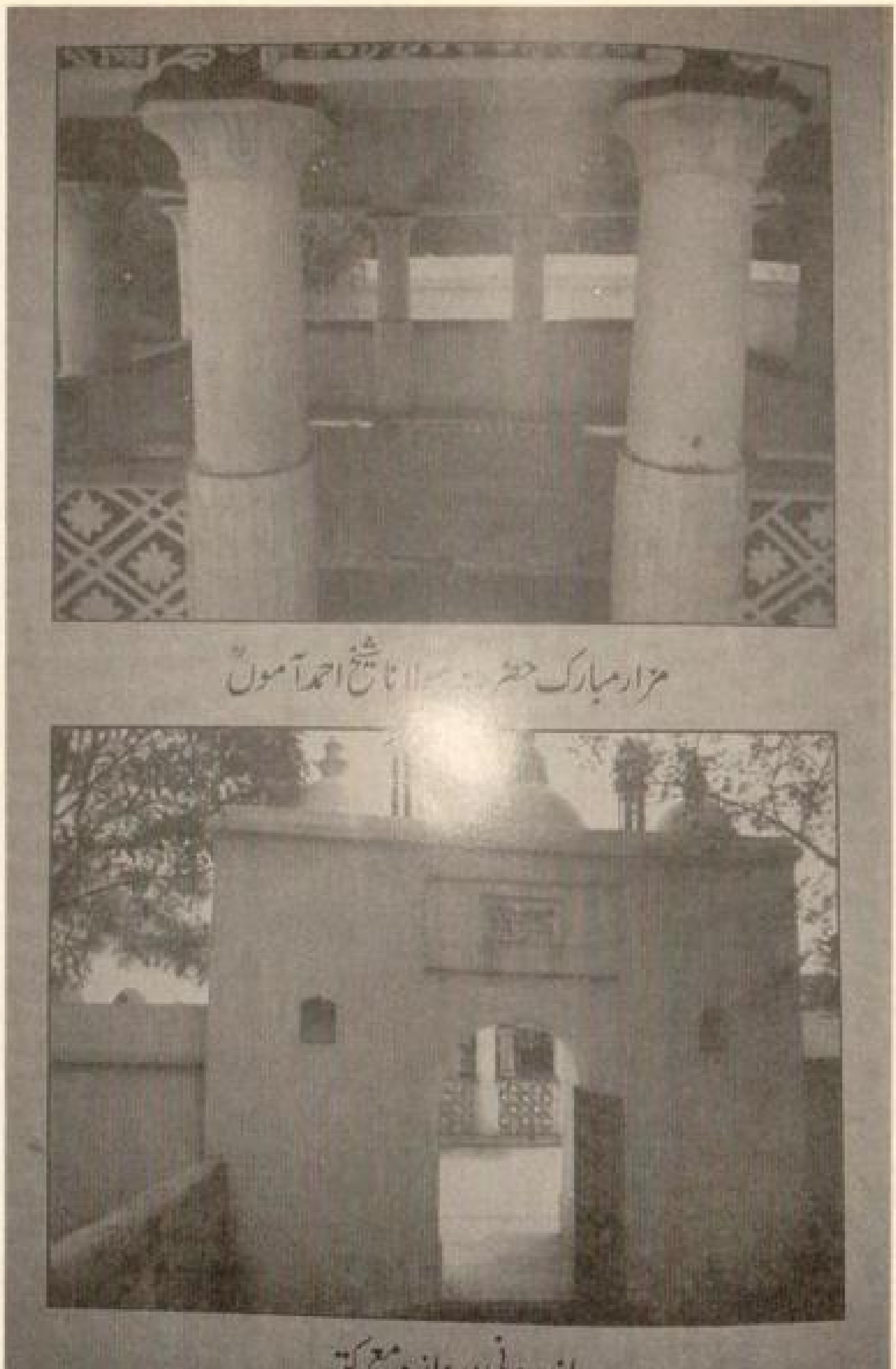

مزار شیخ احمد آمون بلخی

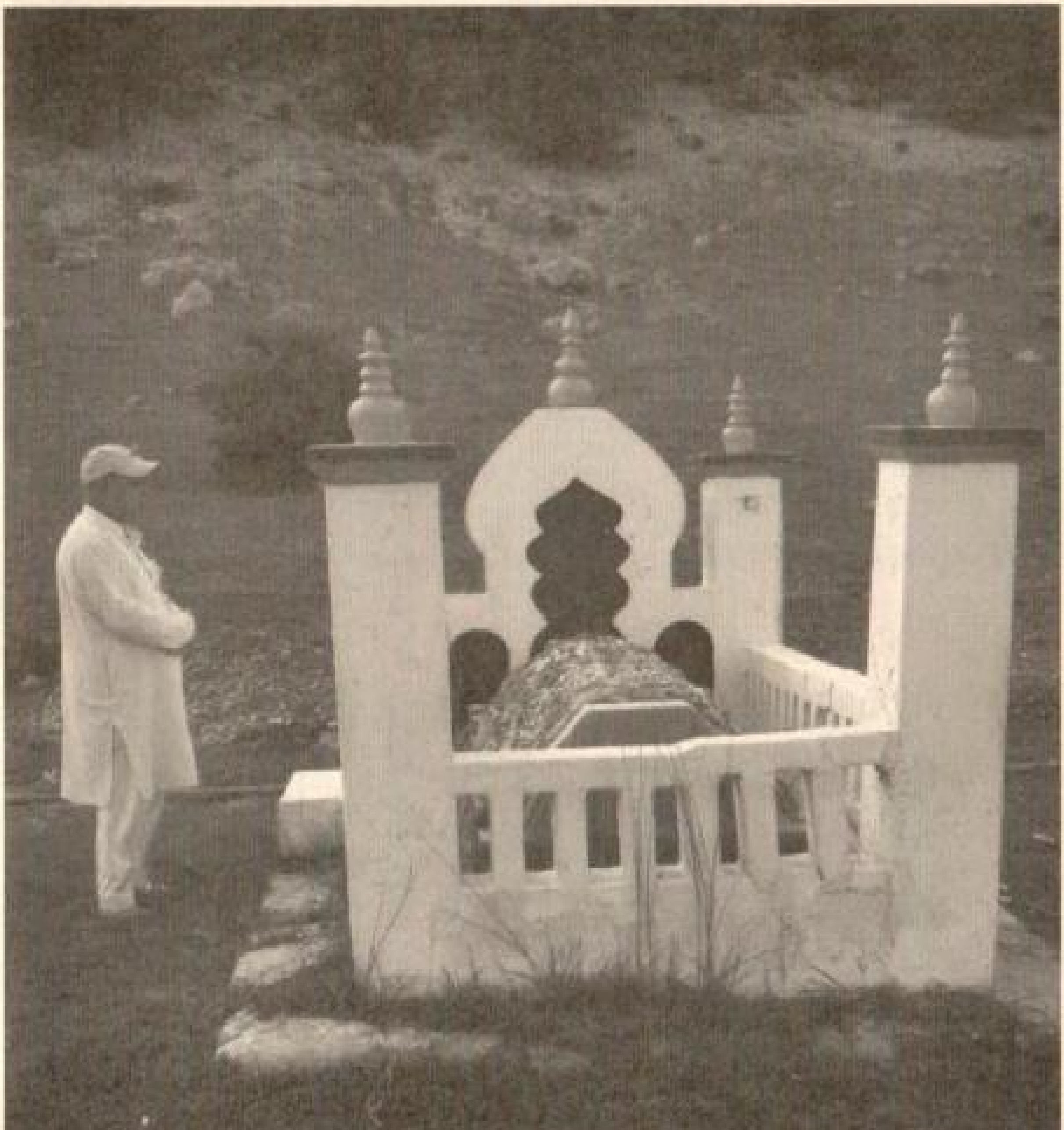

مزار حضرت شهید شاه بخش بلخی - شهر گیاه در ایالت بیهار هند

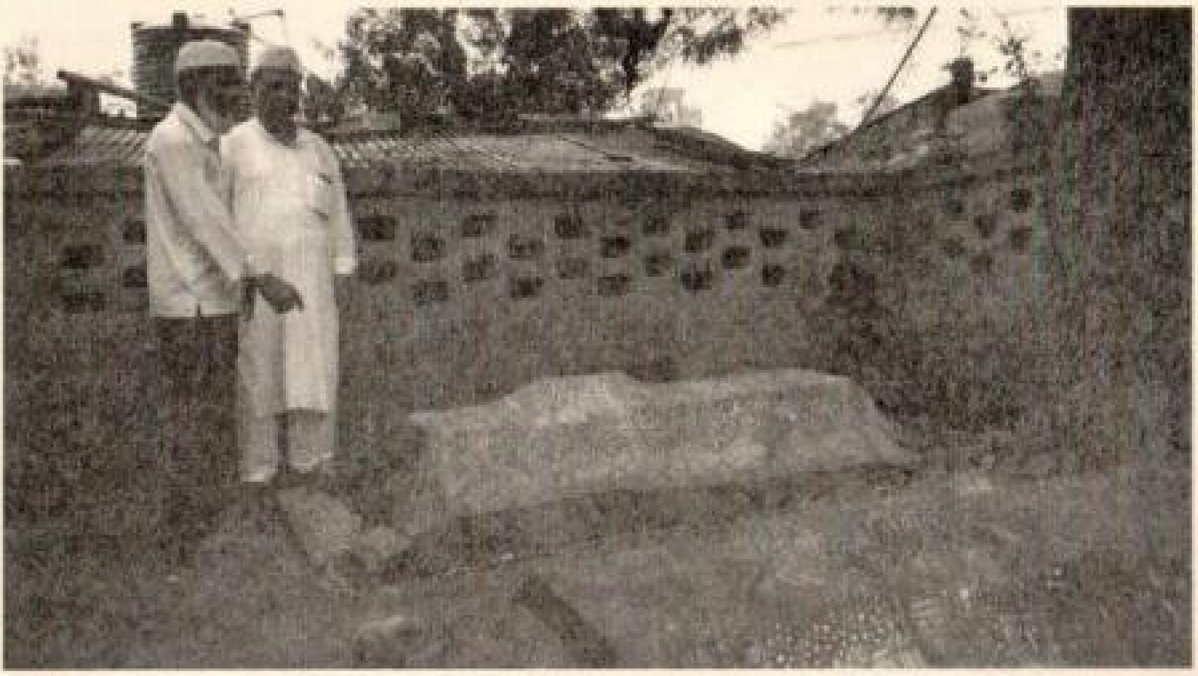

مزار مهدی حسن بلخی در شهر بغلپور در ایالت بیهار هند

مزار حضرت مخدوم سید شاه ابراہیم سلطان بلخی، محله کانتا پر، بهار شریف، ضلع نالنده، بهار.

سوم. کتاب‌های بلخی‌ها

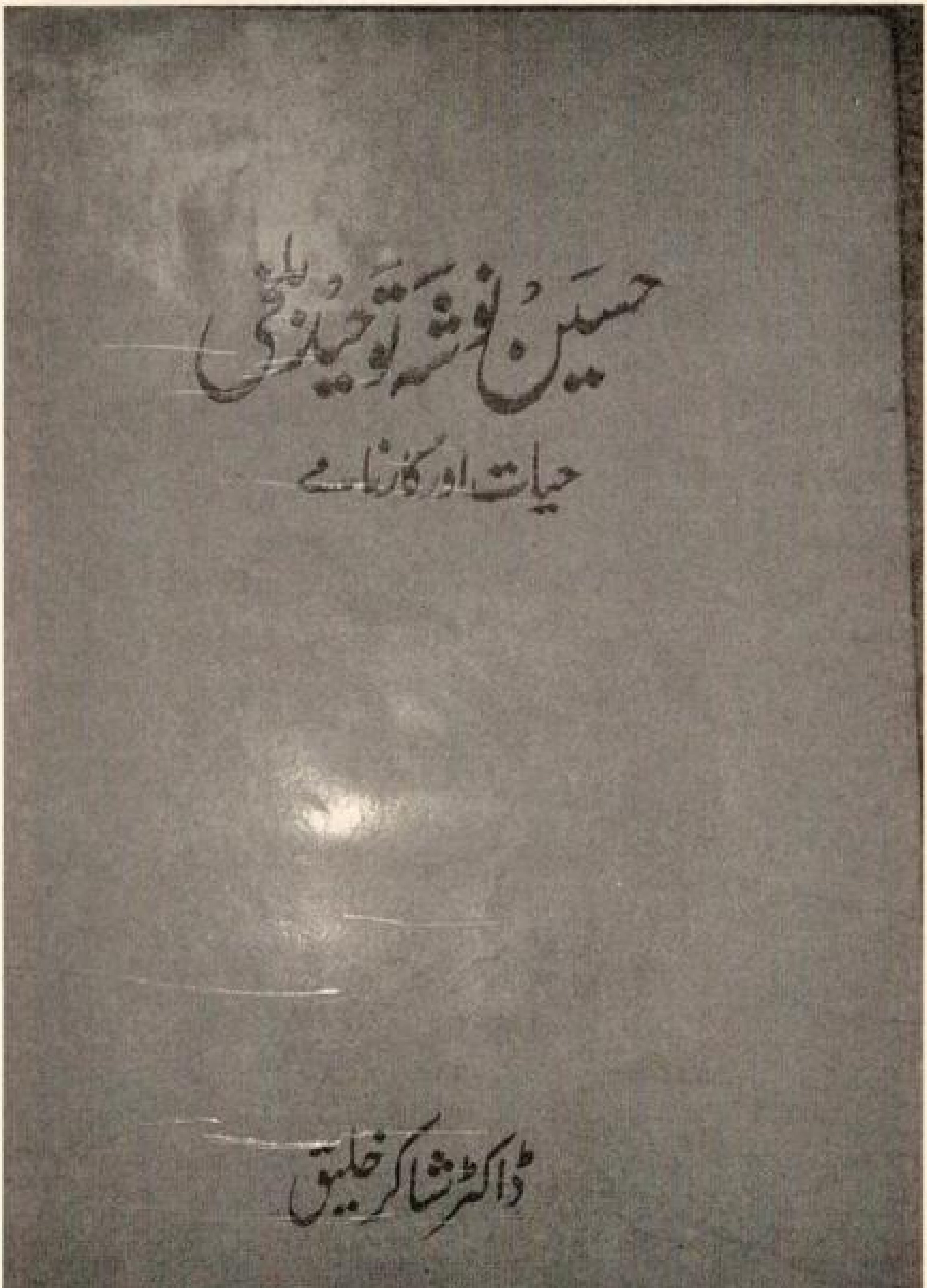

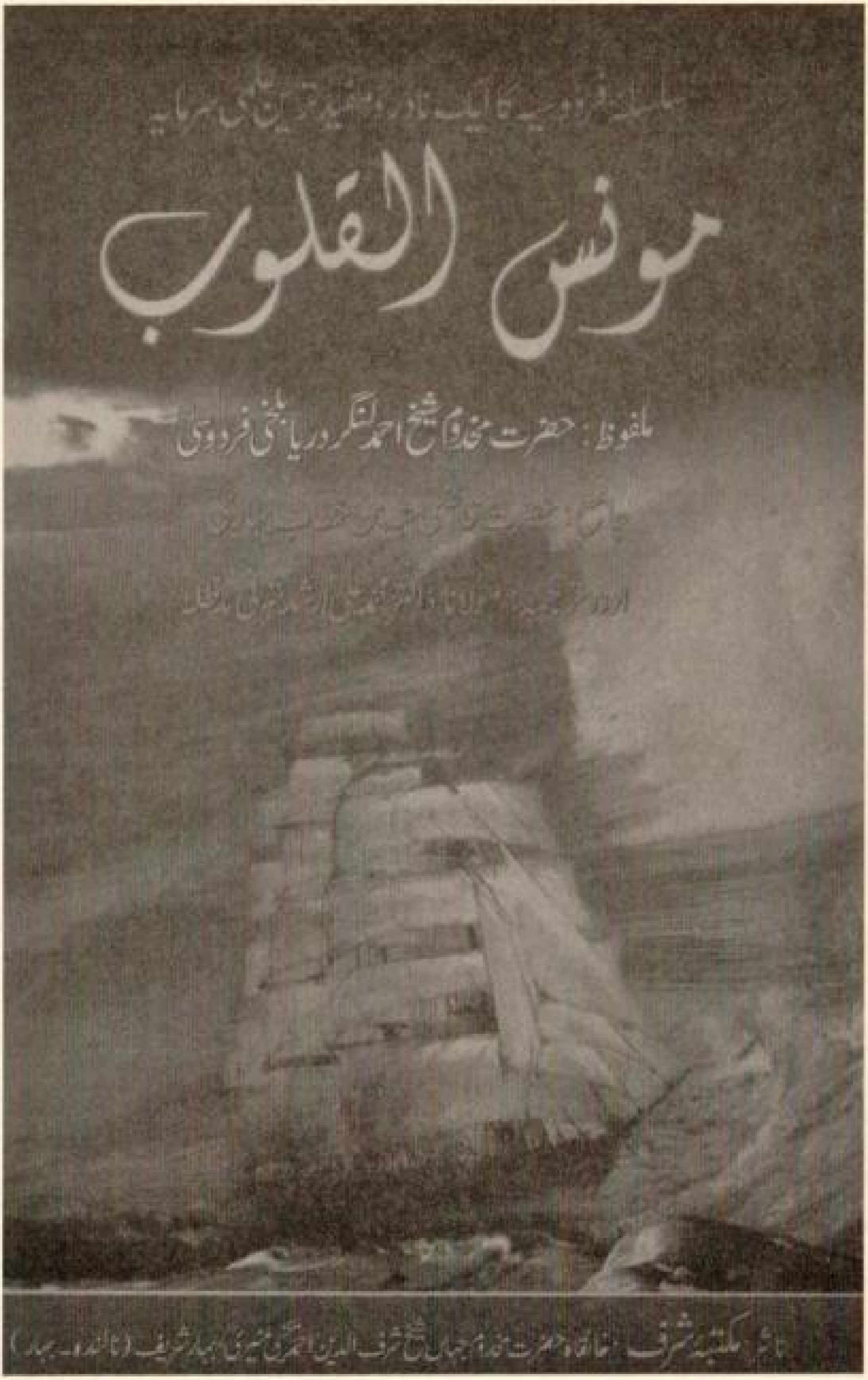
سلسلۂ فردوسیہ کا ایک نادر و مفید ترین علمی سرمایہ
مونس القلوب
ملفوظ: حضرت مخدوم شیخ احمد لنگر دریا بلخی فردوسی
ناشر: مکتبۂ شرف، خانقاہ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری بہار شریف (نالندہ، بہار)

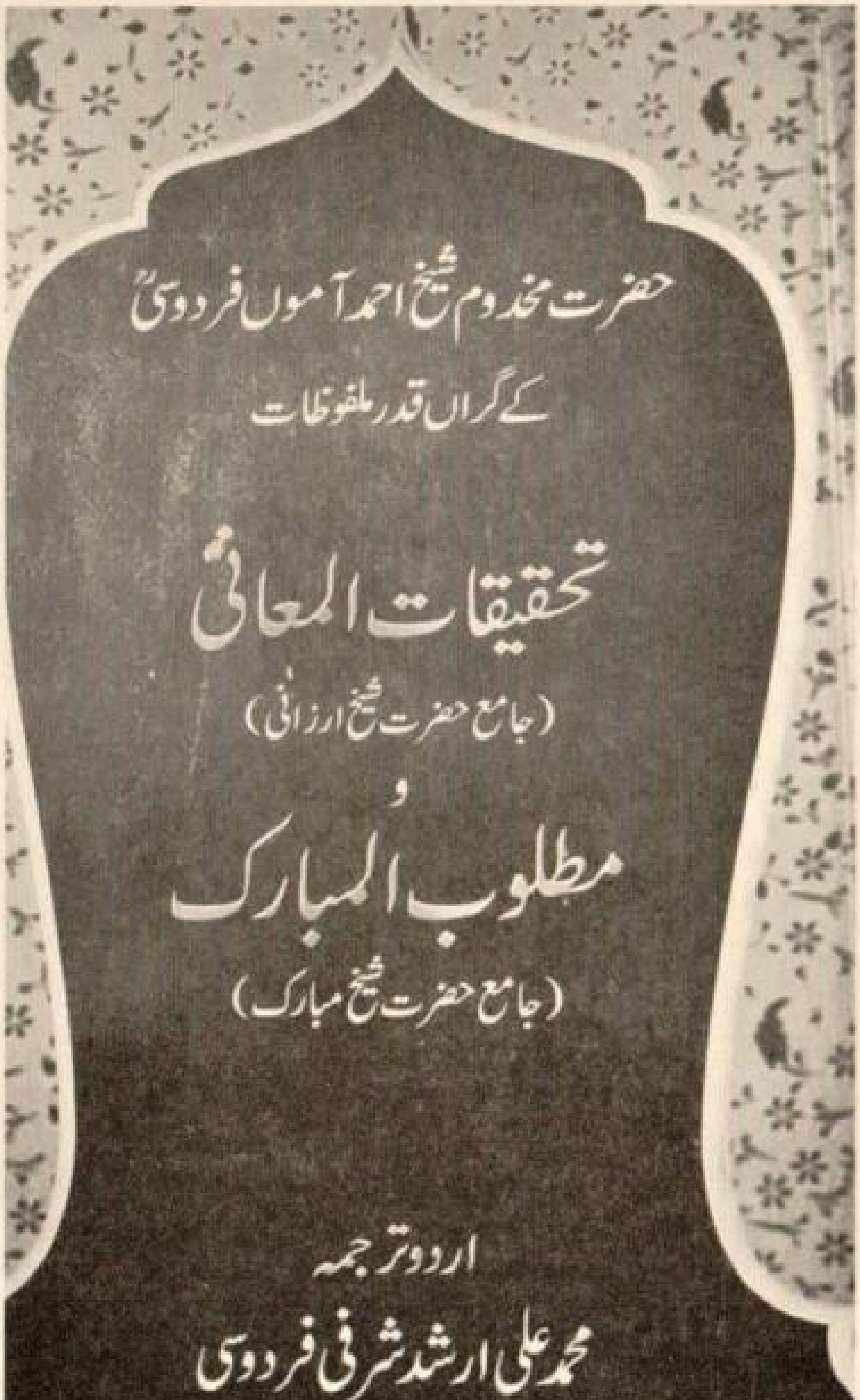

حضرت مخدوم شیخ احمد آموں فردوسیؒ

کے گراں قدر ملفوظات

تحقیقات المعانیؒ

(جامع حضرت شیخ ارزانیؒ)

و

مطلوب المبارکؒ

(جامع حضرت شیخ مبارک)

اردو ترجمہ

محمد علی ارشد شرفی فردوسی

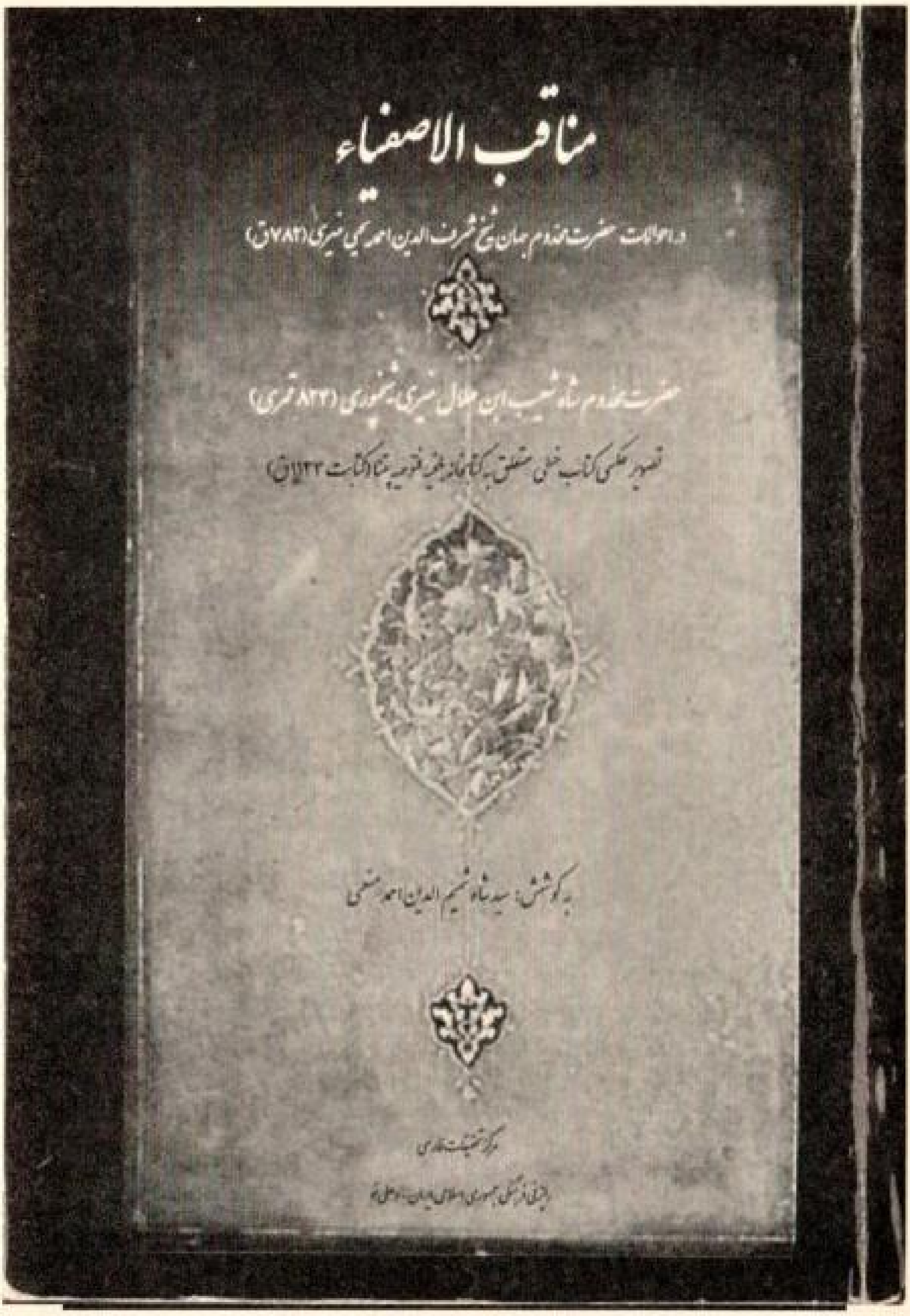
مناقب الاصفیاء
در احوالات حضرت مخدوم جهان شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری (۷۸۲ ق)
حضرت مخدوم شاه شعیب ابن جلال منیری شیخپوری (۸۲۴ قمری)
به کوشش: سید شاه شمیم الدین احمد منعمی
مرکز تحقیقات فارسی
رایزنی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران - دهلی نو

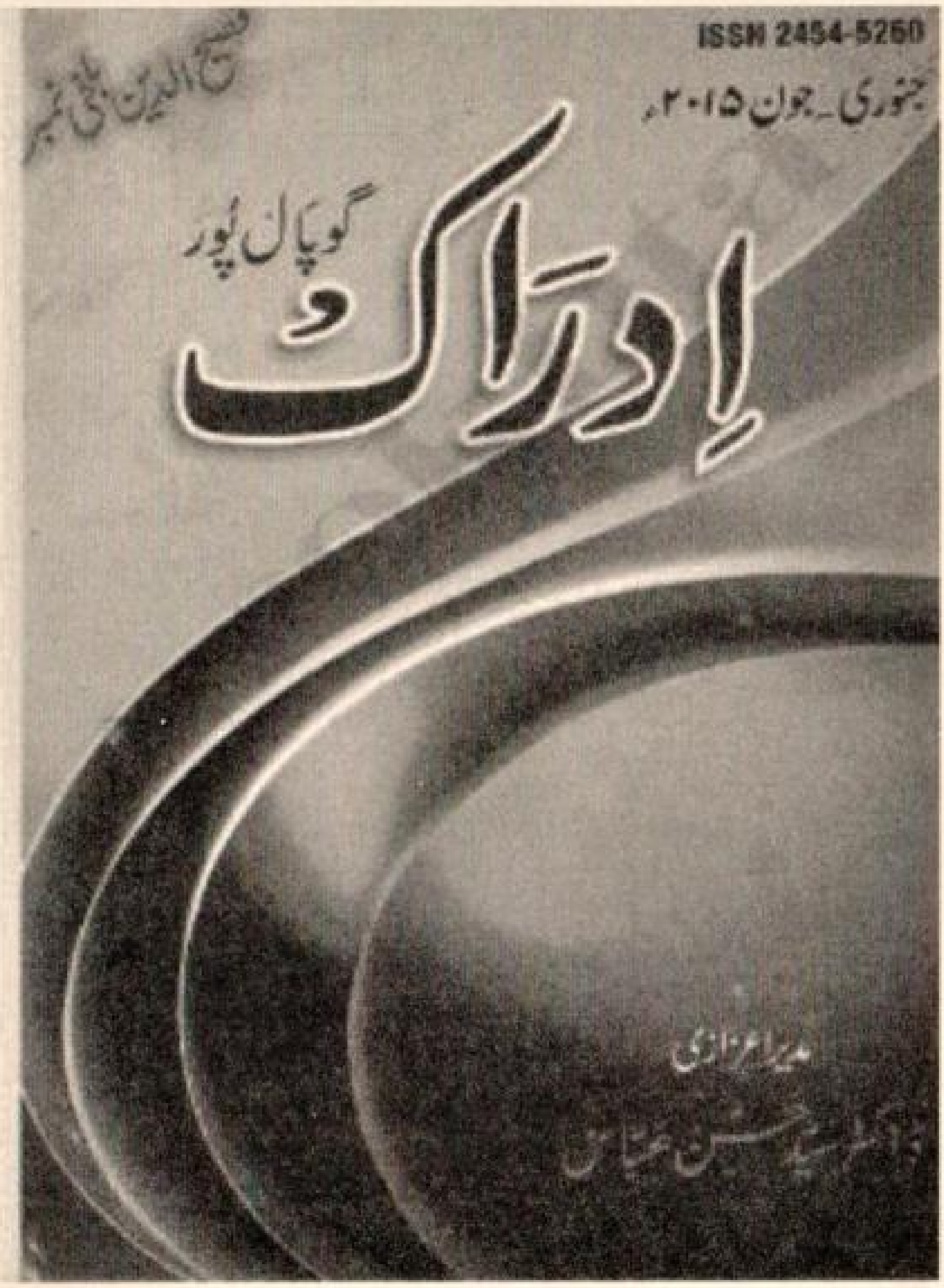
ISSN 2454-5260
فصیح الدین بلخی نمبر
جنوری۔جون ۲۰۱۵ء
گوپال پور
ادراک
مدیر اعزازی
ڈاکٹر سید حسن عباس

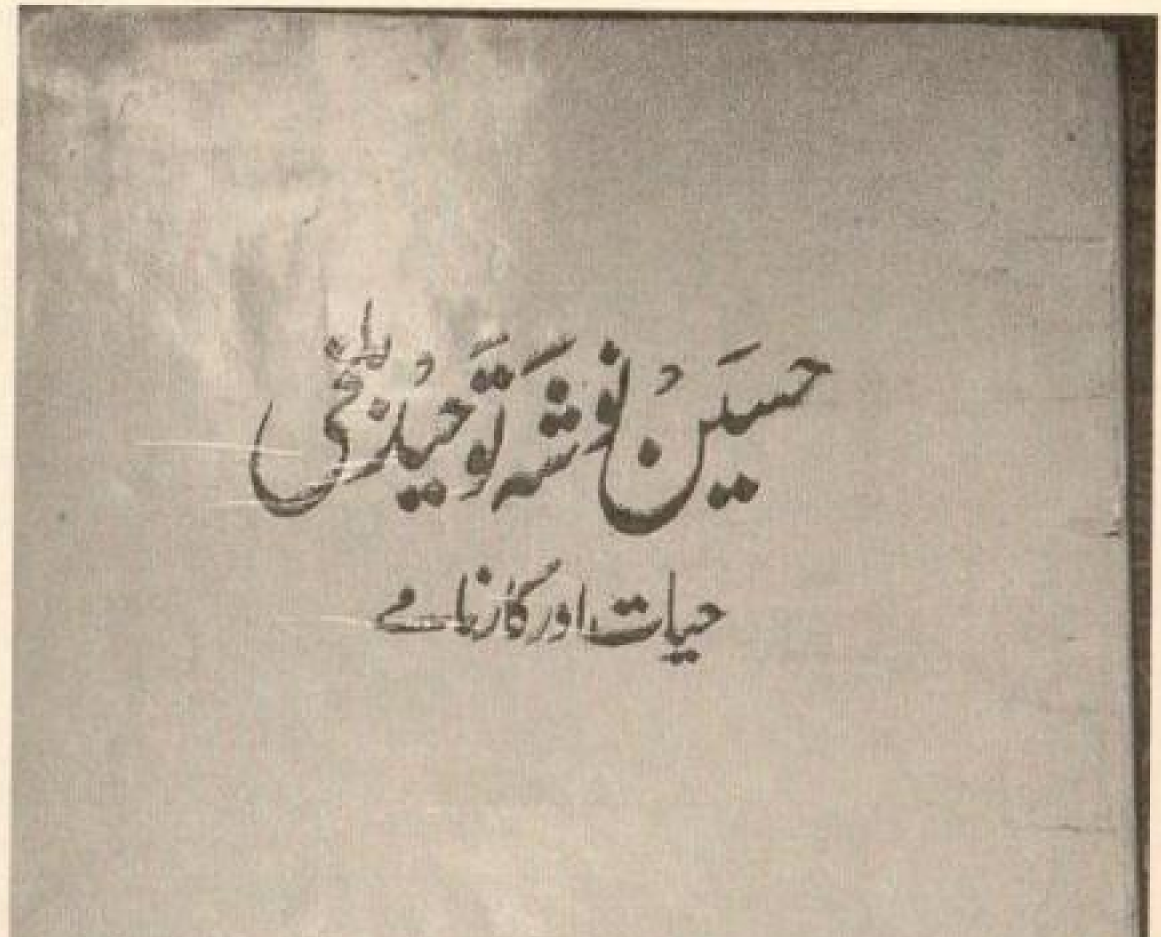
حسین نوشہ توحید بلخیؒ
حیات اور کارنامے
ڈاکٹر شاکر خلیق

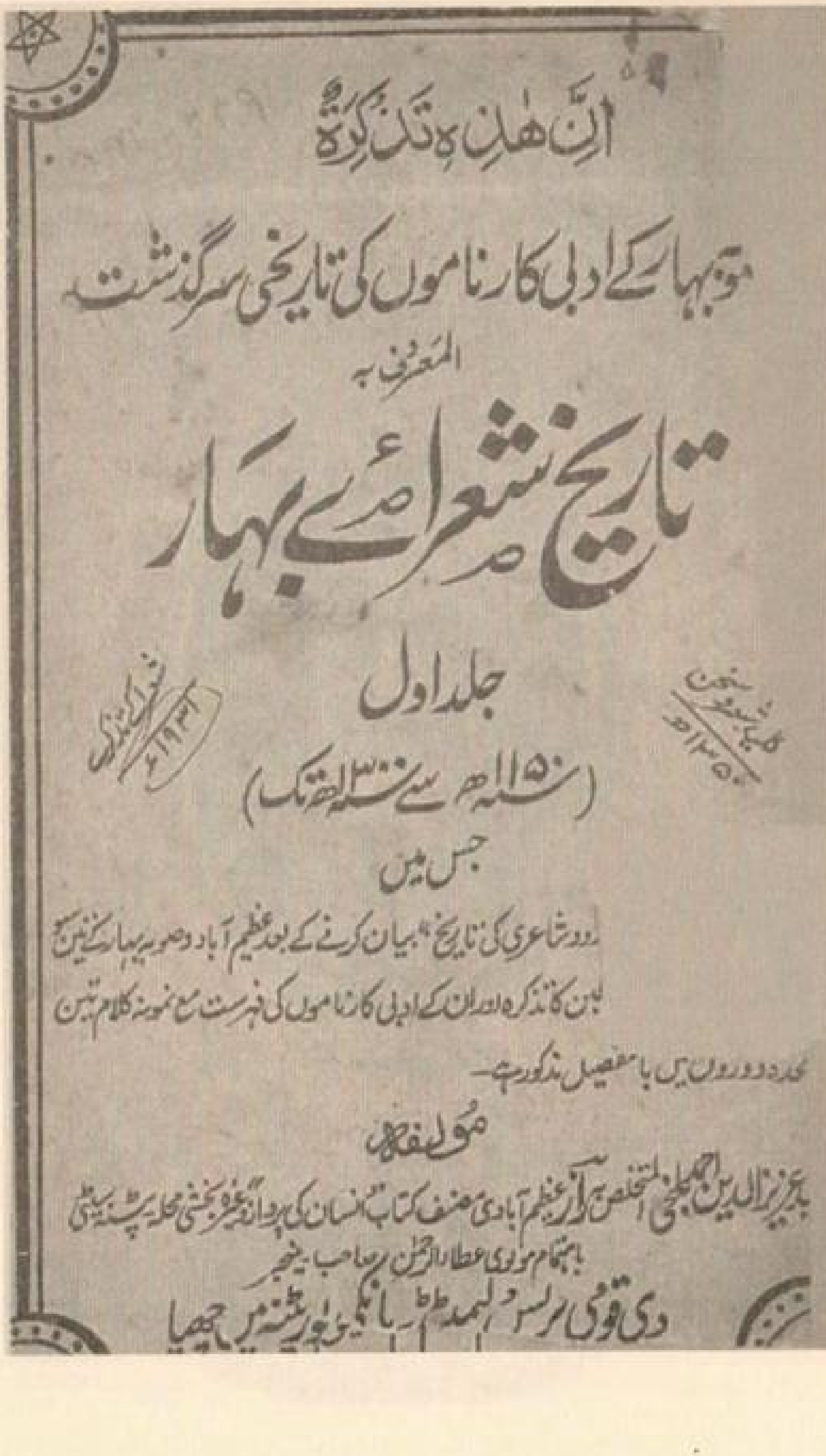

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ

صوبہ بہار کے ادبی کارناموں کی تاریخی سرگذشت

المعروف بہ

تاریخ شعرائے بہار

جلد اول

(سنہ ۱۱۵۰ھ سے سنہ ۱۳۰۰ھ تک)

جس میں

اردو شاعری کی تاریخ بیان کرنے کے بعد عظیم آباد و صوبہ بہار کے تین

سو شاعروں کا تذکرہ اور ان کے ادبی کارناموں کی فہرست مع نمونہ کلام تین

مختلف دوروں میں با تفصیل مذکور ہے۔

مولفہ

سید عزیز الدین احمد بلخی المتخلص بہ راز عظیم آبادی مصنف کتاب انسان کی پیدائش وغیرہ بخشی محلہ پٹنہ سیٹی

باہتمام مولوی عطاء الرحمن صاحب منیجر

دی قومی پریس لمیٹڈ بانکی پور پٹنہ میں چھپا

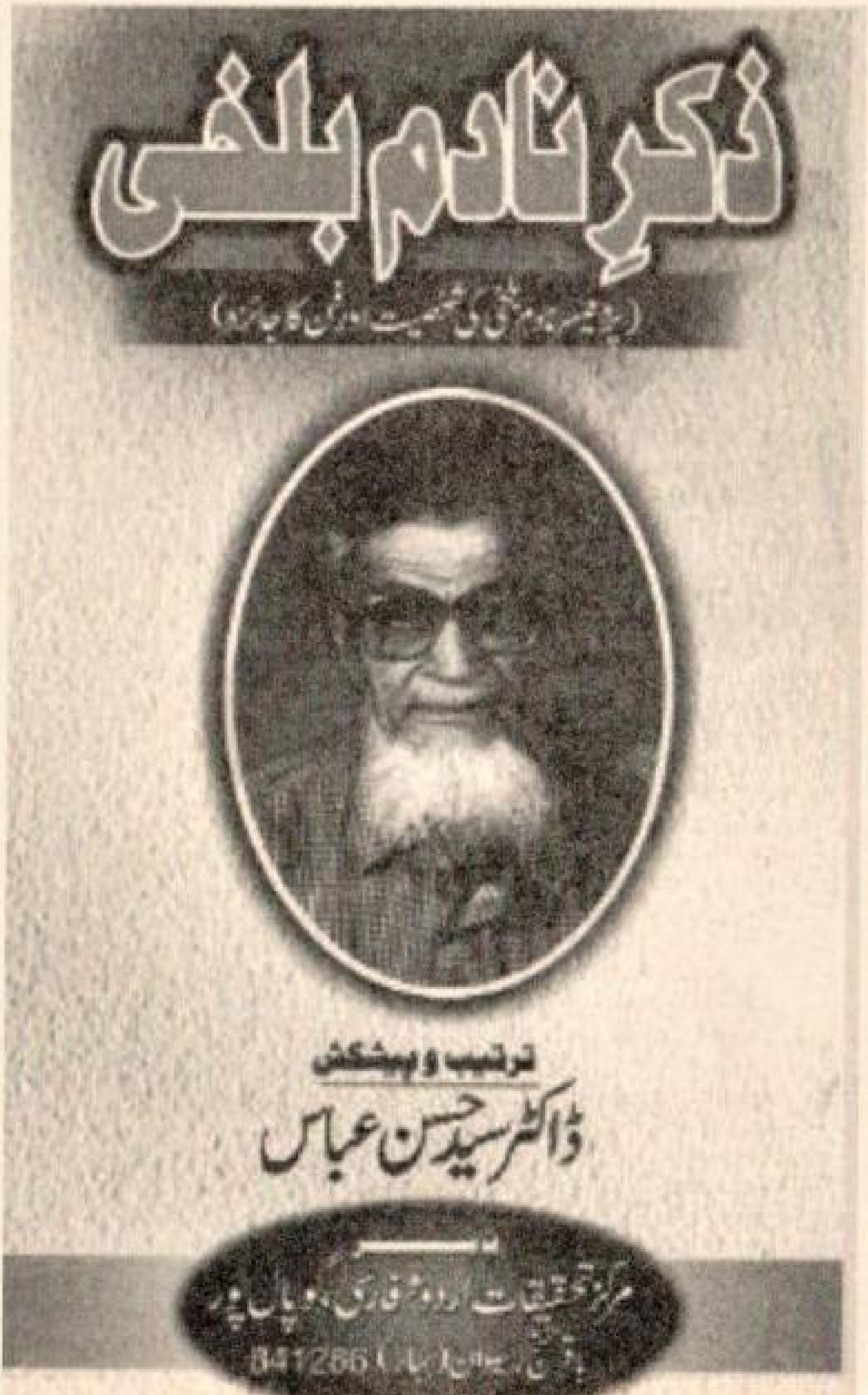
ذکرِ نادم بلخی
ترتیب و پیشکش
ڈاکٹر سید حسن عباس
مرکز تحقیقات اردو و فارسی، گوپال پور

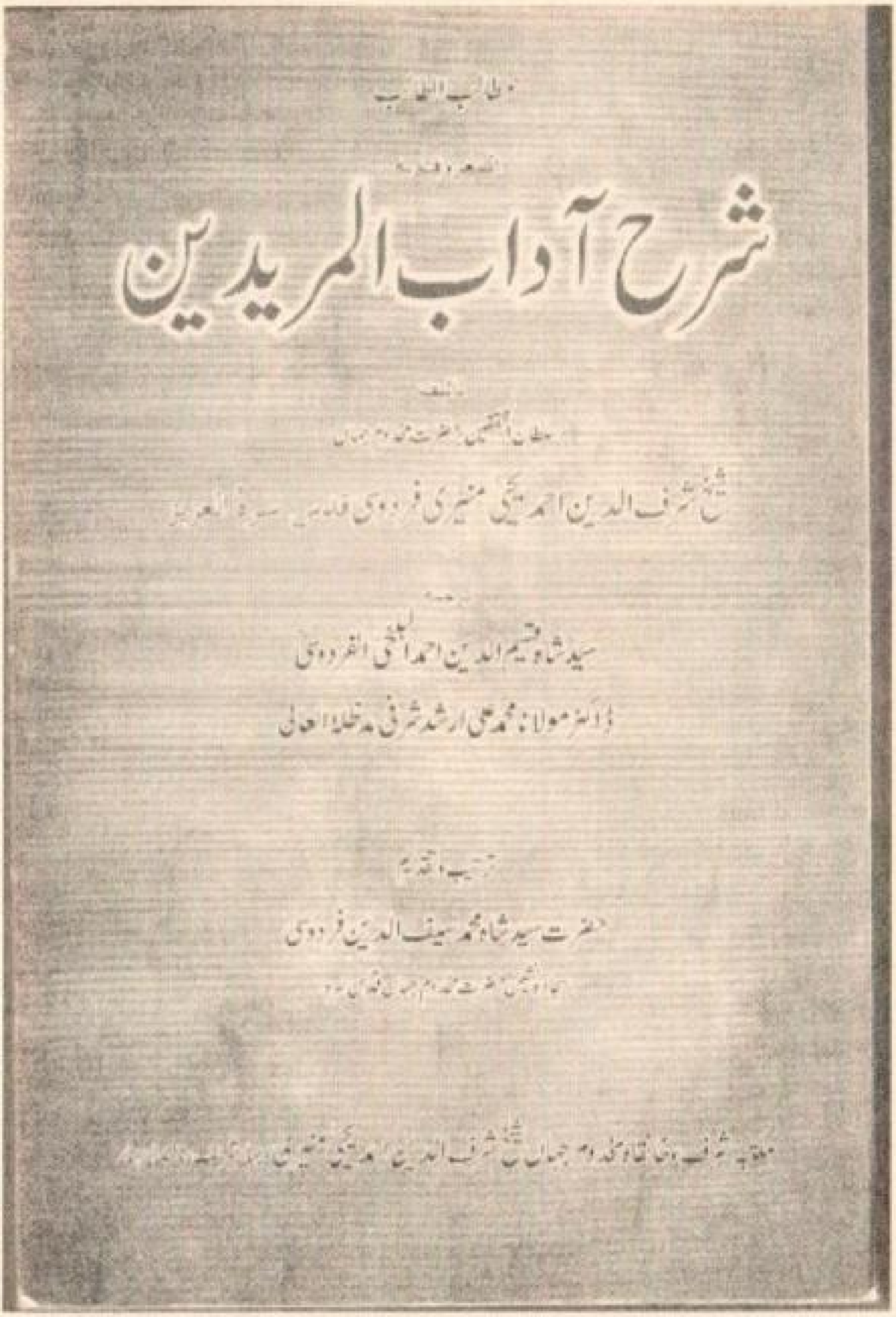

مطالب الطالب

شرح آداب المریدین

مؤلف

سلطان المحققین حضرت مخدوم جہاں

شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسی قدس سرہٗ العزیز

سید شاہ قسیم الدین احمد البلخی الفردوسی

ڈاکٹر مولانا محمد علی ارشد شرفی مدظلہ العالی

ترتیب و تقدیم

حضرت سید شاہ محمد سیف الدین فردوسی

سجادہ نشین حضرت مخدوم جہاں

مکتبہ شرف، خانقاہ مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری

ترکش
از
نادم بلخی
PAPPU
DALTONGANJ

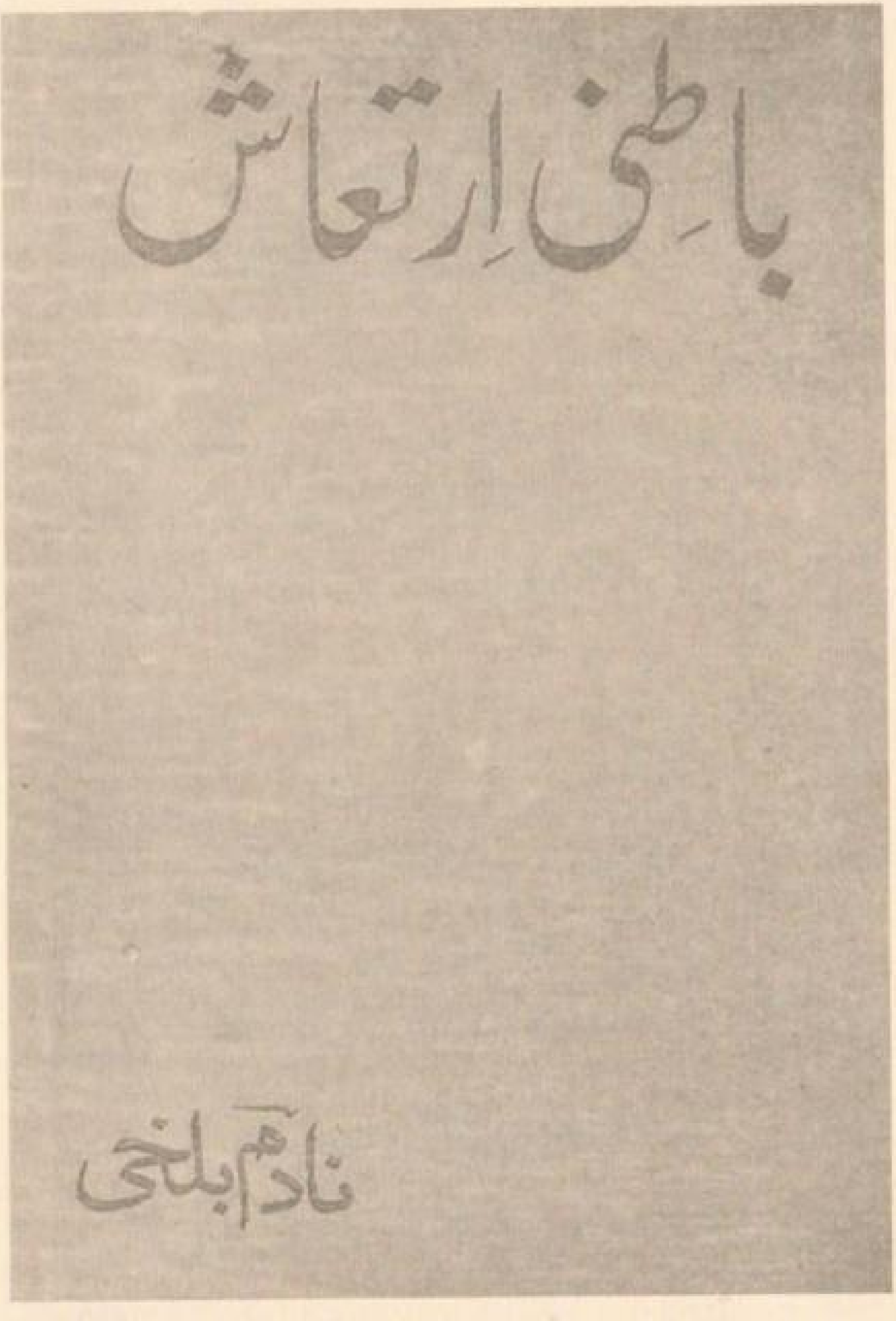
باطنی ارتعاش
نادم بلخی

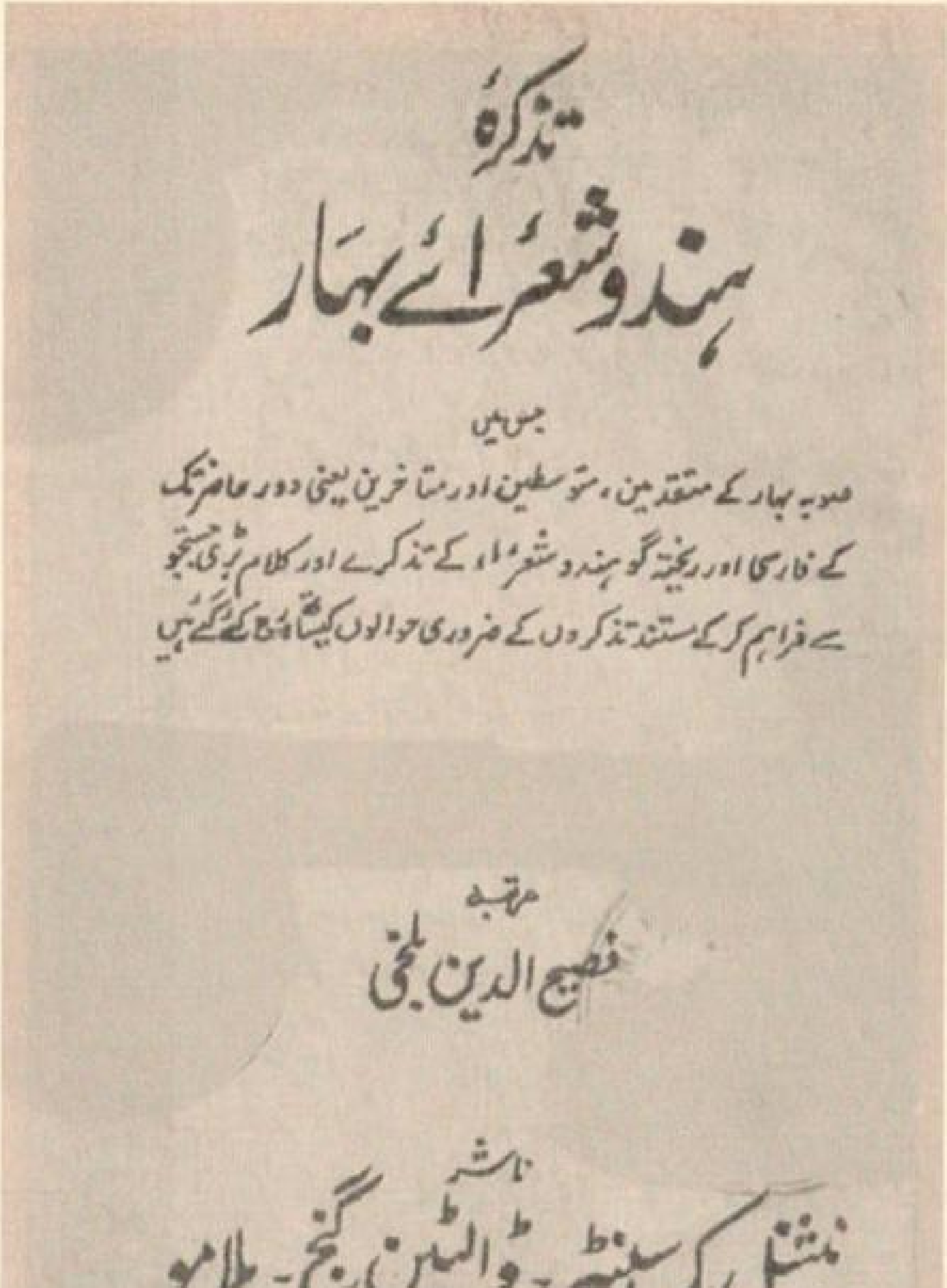

تذکرہ

ہندو شعرائے بہار

جس میں

صوبہ بہار کے متقدمین، متوسطین اور متاخرین یعنی دور حاضر تک
کے فارسی اور ریختہ گو ہندو شعراء کے تذکرے اور کلام بڑی جستجو
سے فراہم کر کے مستند تذکروں کے ضروری حوالوں کیساتھ جمع کئے گئے ہیں

مرتبہ

فصیح الدین بلخی

ناشر

نیشنل بک سینٹر - ڈالٹین گنج - پلامو

بار اول

قیمت
چار روپے ۲۵ نئے پیسے

تجزیۂ کلام غالب

از

سید رفیع الدین بلخی

مقدمہ

سید علی حسنین زیبا ردولوی ایم اے

اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ

آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی

١٩٦٥ء — ١٩٦٦ء

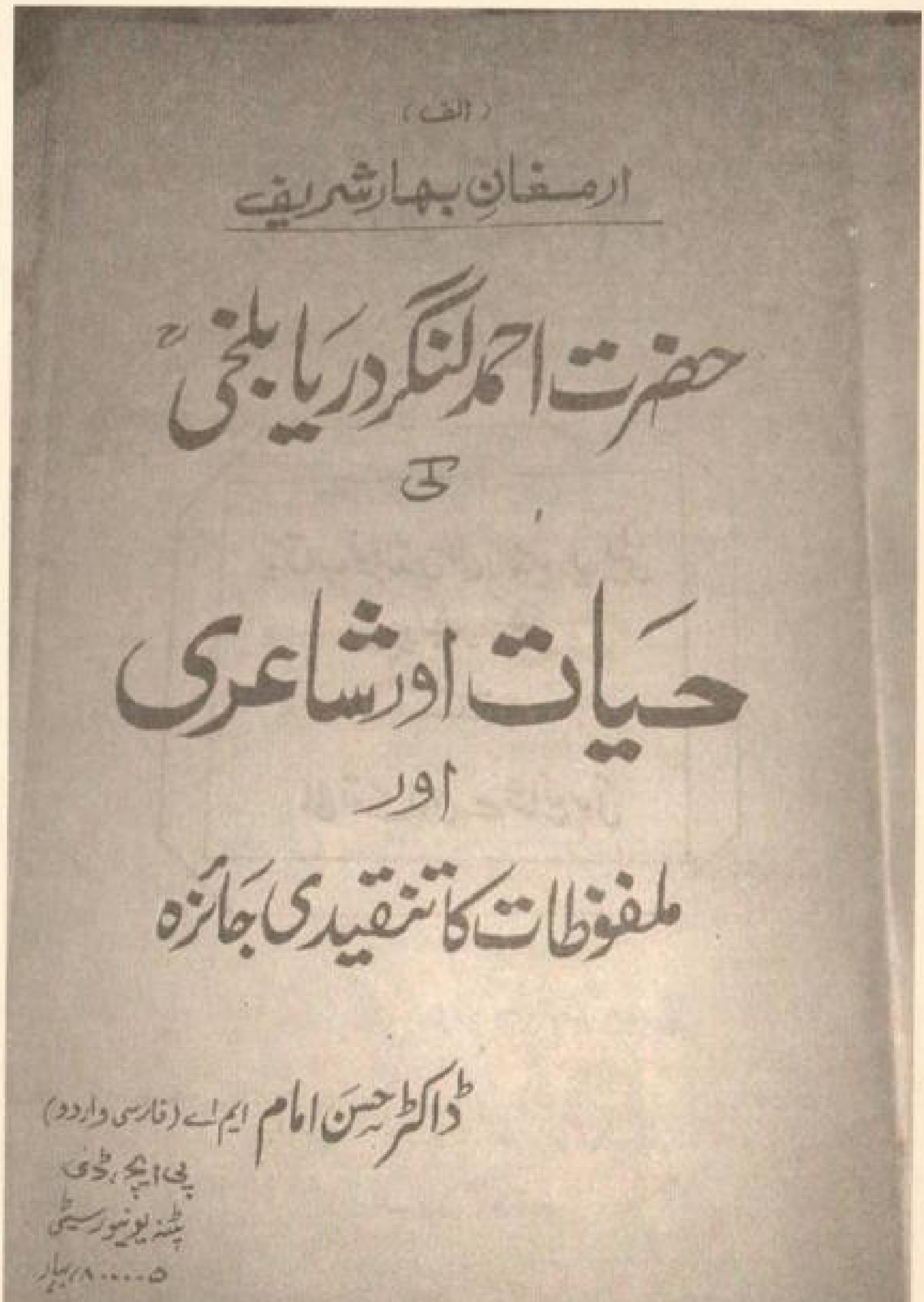

(الف)

ارمغانِ بہارِ شریف

حضرت احمد لنگر دریا بلخیؒ

کی

حیات اور شاعری

اور

ملفوظات کا تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر حسن امام ایم اے (فارسی و اردو)

پی ایچ ڈی

پٹنہ یونیورسٹی

بہار ۸۰۰۰۰۵

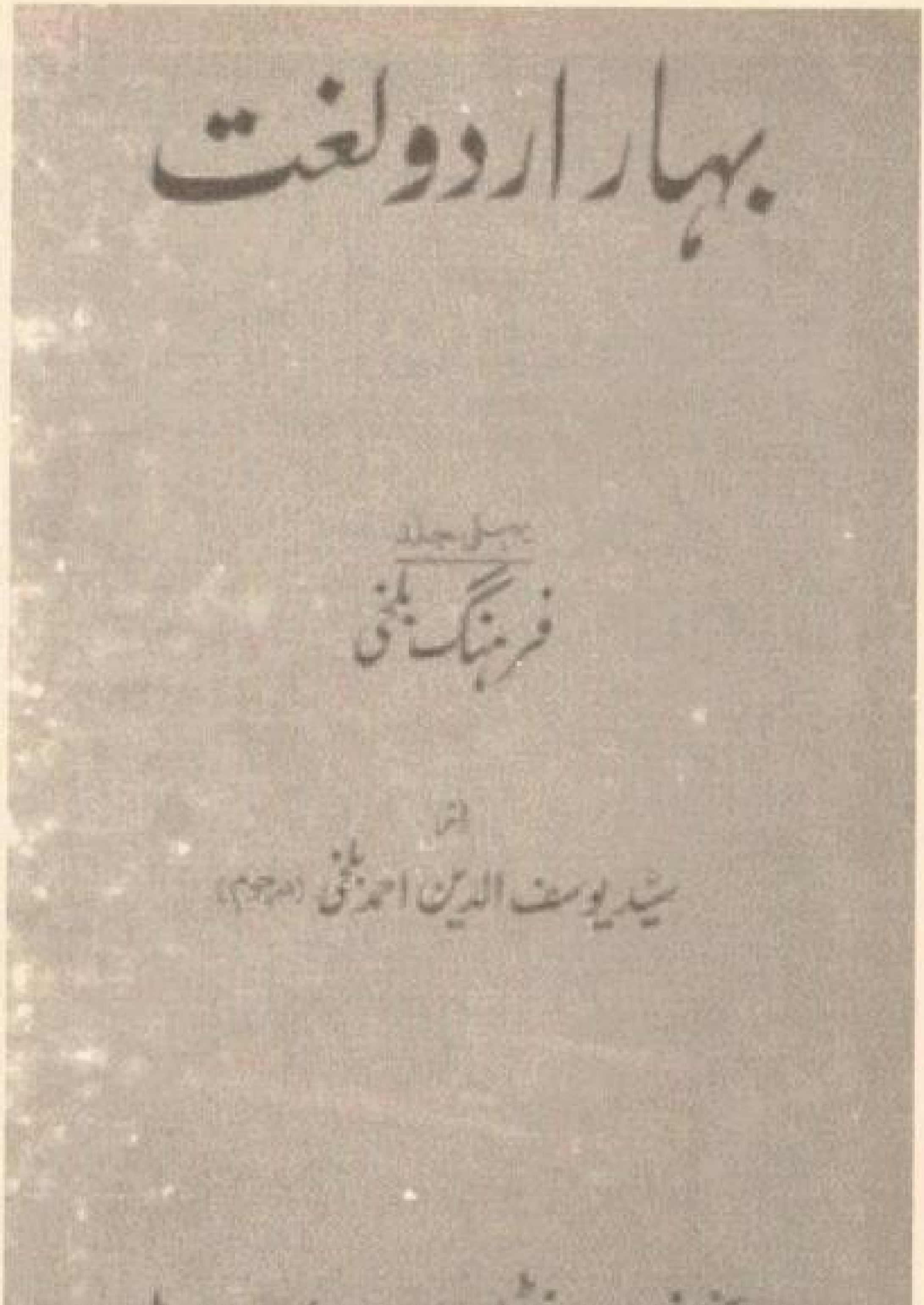

بہار اردو لغت

پہلی جلد

فرہنگِ بلخی

از

سید یوسف الدین احمد بلخی (مرحوم)

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

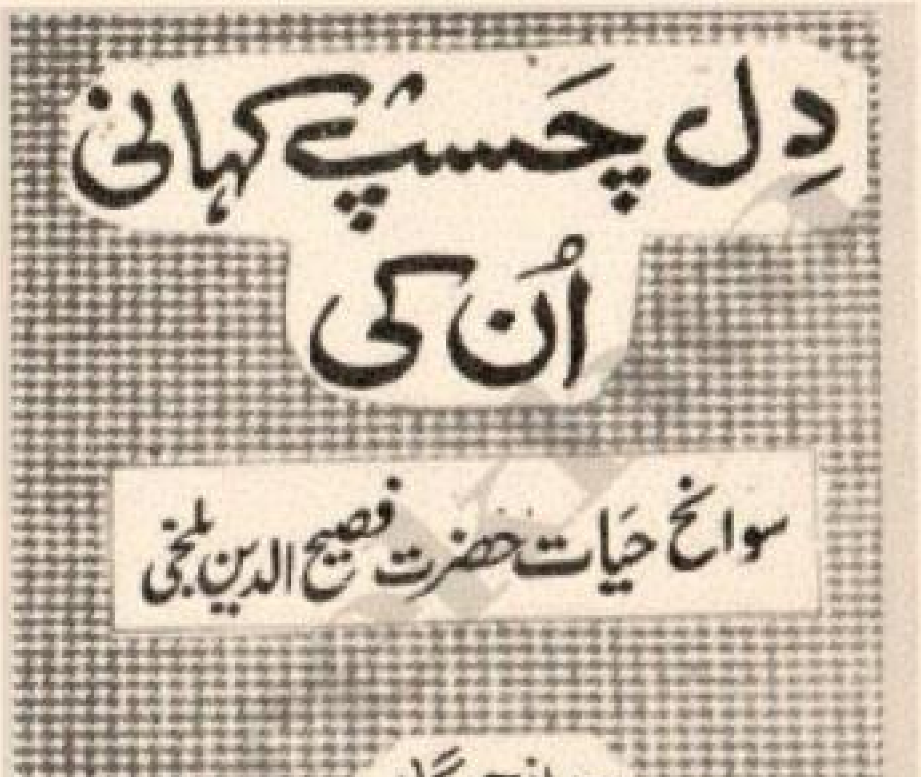

دلِ چسپ کہانی
اُن کی

سوانح حیات حضرت فصیح الدین بلخی

سوانح نگار

نادِم بلخی

ناشِر

مکتبہ قادریہ امینیہ، سہسرام

چهارم. دست‌نوشته‌های بلخی‌ها

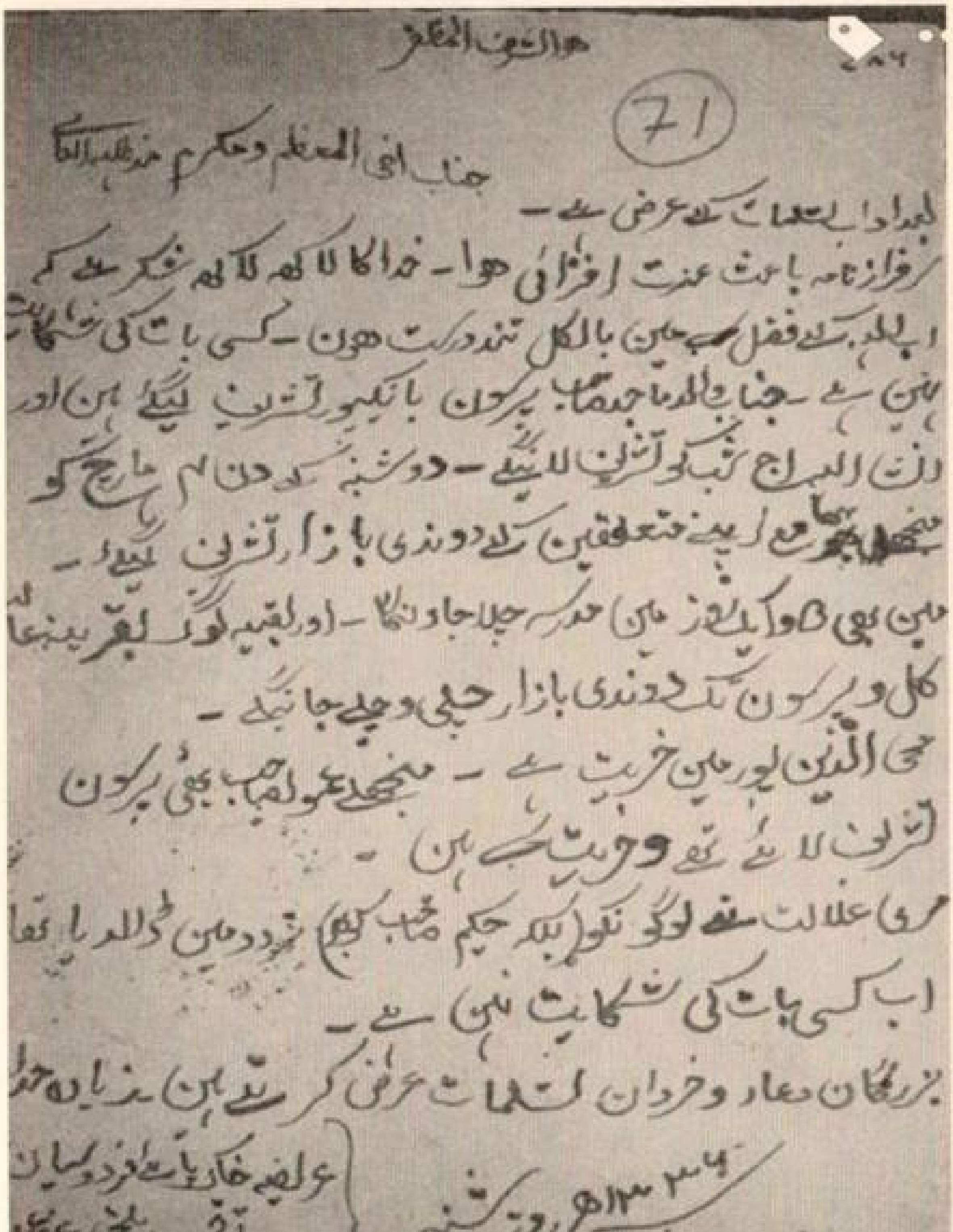

هو الشرف المعظم

71

جناب اخی المعظم و مکرم [illegible]

بعد ادای تسلیمات کے عرض ہے -

نوازش نامہ باعث عزت افزائی ہوا - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ

اب الحمد للہ فضل رب سے میں بالکل تندرست ہوں - کسی بات کی شکایت

نہیں ہے - جناب والد ماجد صاحب پرسوں بانکیپور تشریف لیگئے ہیں اور

[illegible] تک تشریف لائینگے - دوشنبہ کے دن ۴ مارچ کو

منجھلے بھائی مع اپنے متعلقین کے دودنی بازار تشریف لیگئے -

میں بھی دو ایک روز میں خود بھی چلا جاؤنگا - اور بقیہ لوگ [illegible]

کل و پرسوں تک دودنی بازار [illegible] چلے جائنگے -

محی الدین پور میں خیریت ہے - منجھلے عمو صاحب بھی پرسوں

تشریف لائے تھے وہ خیریت سے ہیں -

میری علالت [illegible] حکیم صاحب [illegible] تردد میں الحمد للہ تعالی

اب کسی بات کی شکایت نہیں ہے -

بزرگان دعا و خردان تسلیمات عرض کرتے ہیں زیادہ حد

والسلام خاکسار [illegible]

تقی حسن بلخی عفی عنہ

۲۵ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ روز شنبہ

فقط

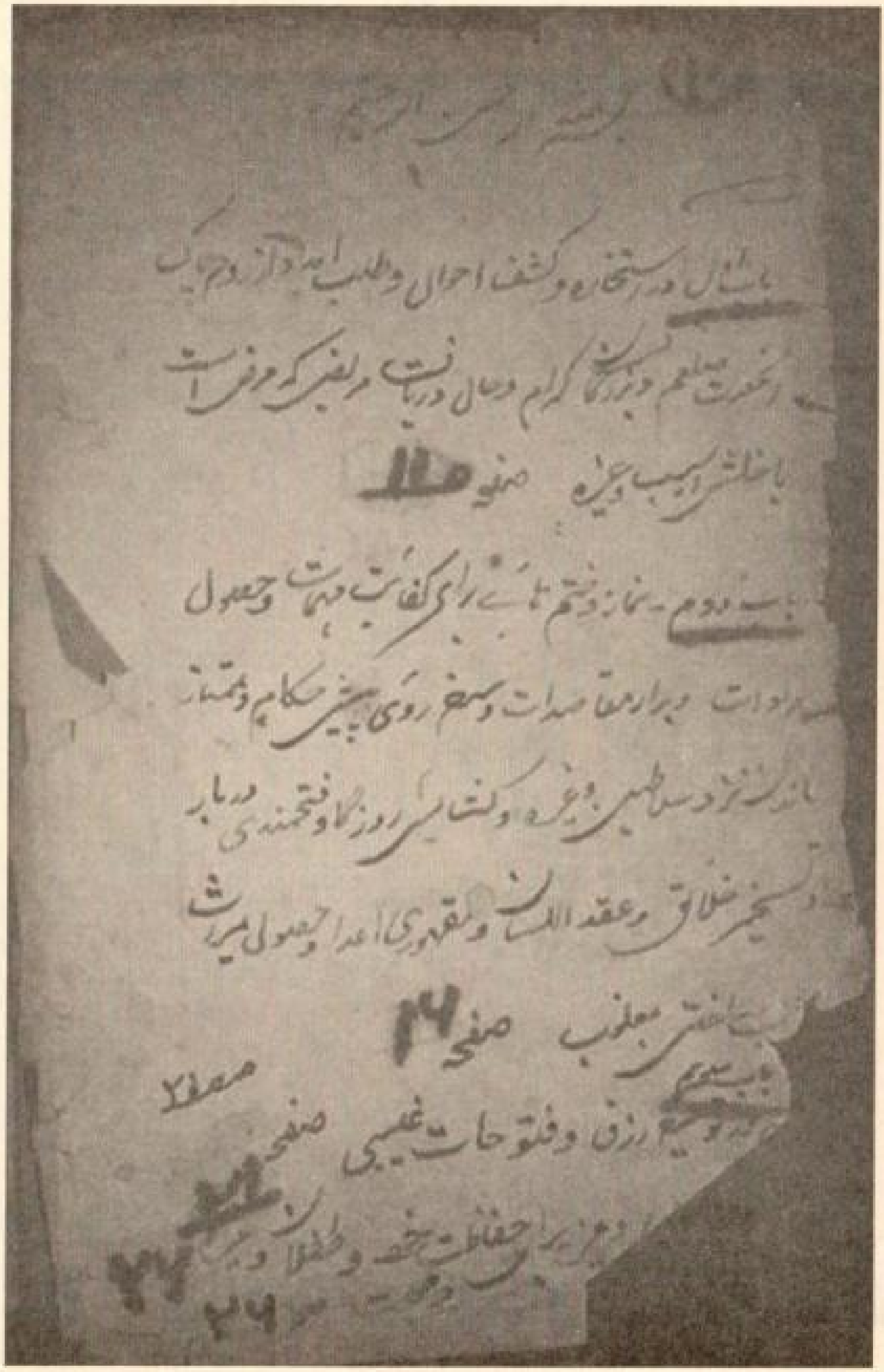

بسم الله الرحمن الرحیم

باب اول در استخاره و کشف احوال و طلب امداد از روح پاک

آنحضرت معلم و بزرگان کرام و حال در باب نسبت مرتفع کردن مرض آسیب

باخلاصی از آسیب وغیره صفحه ۱۱

باب دوم - نماز و ختم‌ها برای کفایت مهمات و حصول

مرادات و برای مقاصدات و تسخیر روی بخیر حکام و ممتاز

ماندن نزد سلاطین وغیره و کشایش روزگار و فتحمندی در بار

و تسخیر خلق و عقد اللسان و مقهوری اعدا و حصول میراث

و یافتن اشیای مطلوب صفحه ۲۶

باب سوم

در توسیع رزق و فتوحات غیبی صفحه ۴۲

[illegible] برای حفاظت خود و اطفال و دیگران

۴۷

Syed Absaruddin Balkhi added **2 new photos**.

از بقلم سید شاه محمد یعقوب بلخی فردوسی فتوحه

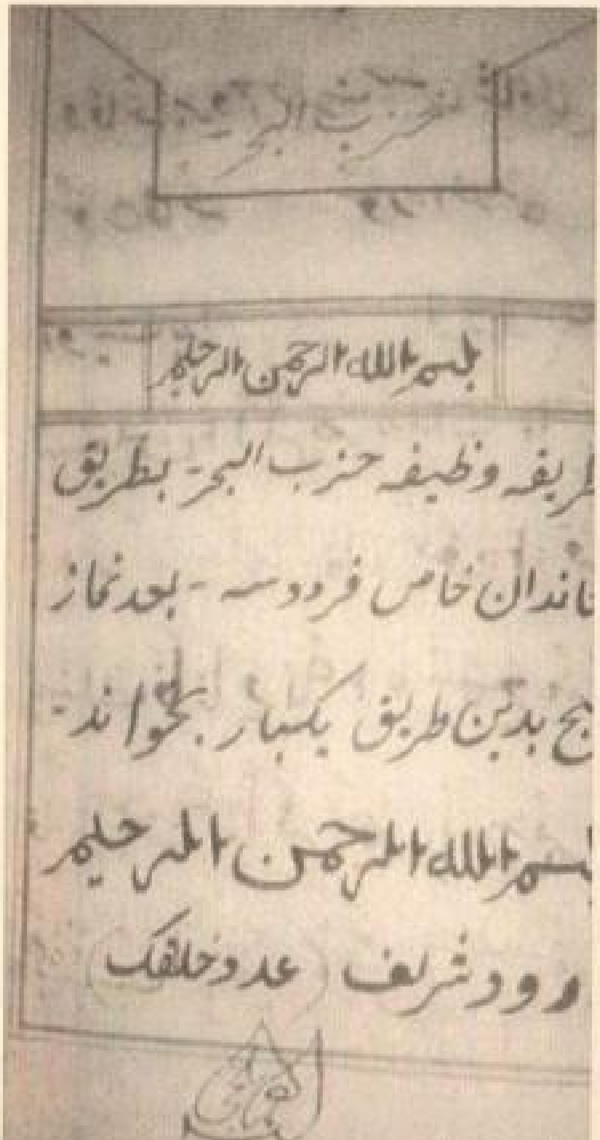

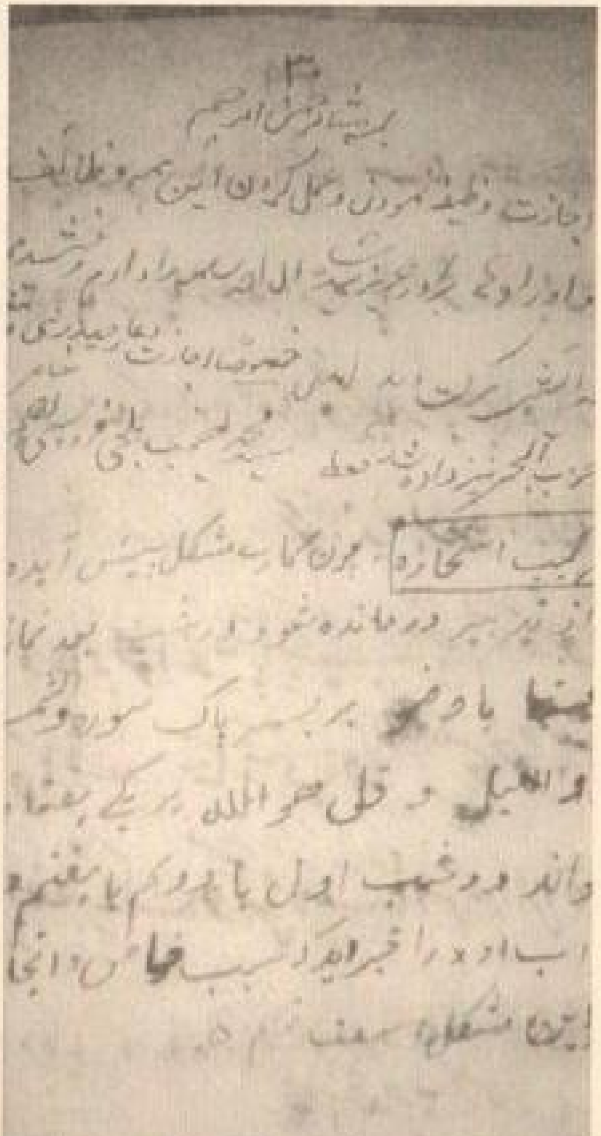

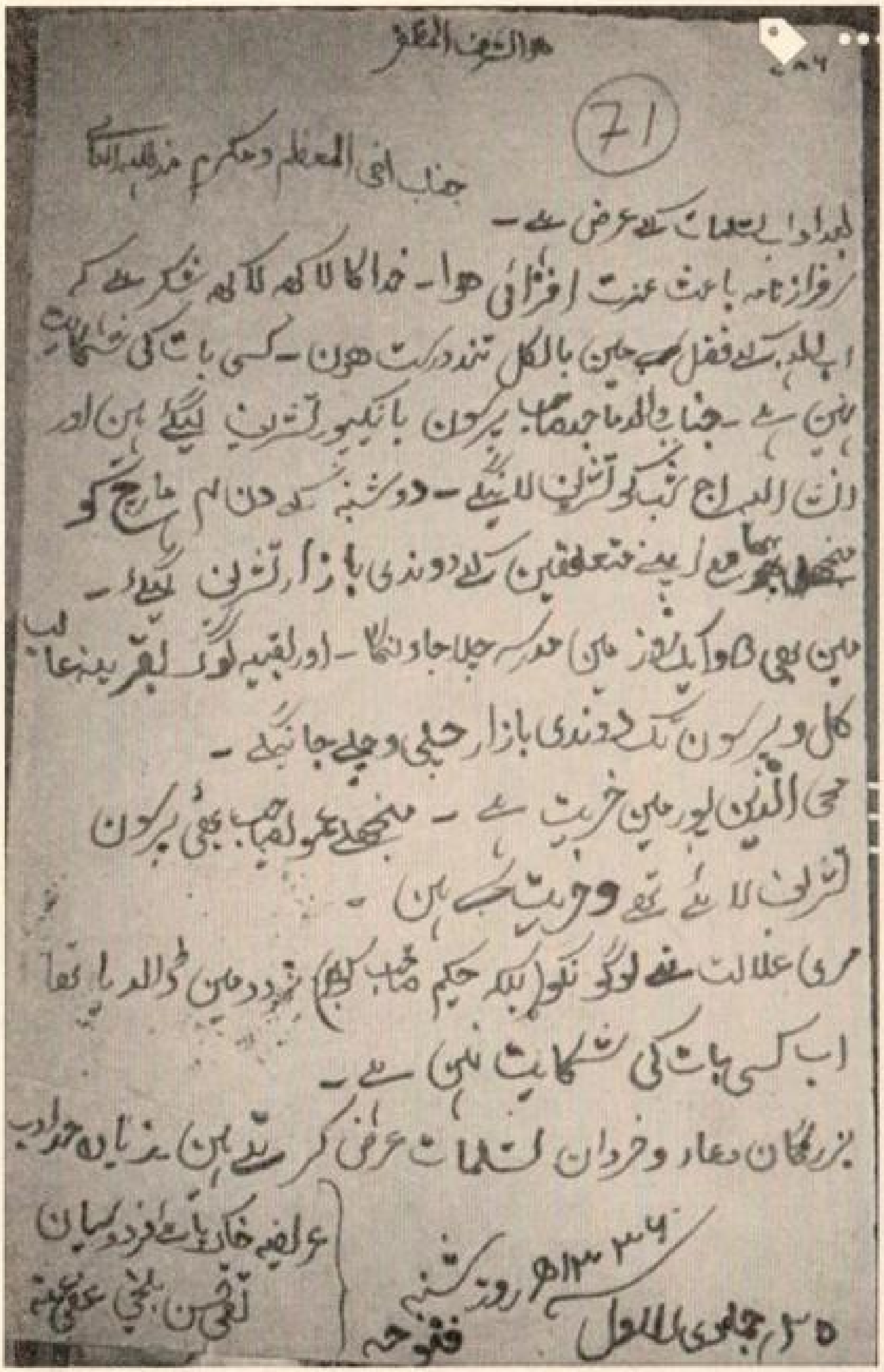

هو الشریف المعظم

۸۰۶

71

جناب اخی المعظم و مکرم مد ظلہم العالی

بعد آداب تسلیمات کے عرض ہے -
نوازش نامہ باعث عزت افزائی ہوا - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ
الحمد للہ آپ کے فضل سے میں بالکل تندرست ہوں - کسی بات کی شکایت
نہیں ہے - جناب والد ماجد صاحب پرسوں بانکیپور تشریف لیگئے ہیں اور
ذات البراج کے سبب کو تشریف لائینگے - دوشنبہ کے دن ہم مارچ کو
منجھلے بھائی مع اپنے متعلقین کے دوندی بازار تشریف لیجائینگے -
میں بھی دو ایک روز میں مدرسہ چلا جاؤنگا - اور بقیہ لوگ بقر عید بعد غالب
کل و پرسوں تک دوندی بازار چلے جائینگے -
محی الدین پور میں خیریت ہے - منجھلے عمو صاحب بھی پرسوں
تشریف لائے تھے وہ خیریت سے ہیں -
میری علالت نے لوگوں کو (بلکہ حکیم صاحب کو) تردد میں ڈال دیا تھا
اب کسی بات کی شکایت نہیں ہے -
بزرگان دعا و خردان تسلیمات عرض کرتے ہیں - زیادہ حد ادب

عریضہ خاکپائے عزیزدوستان
تقی حسن بلخی عفی عنہ

۲۵ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ
فتوحہ

پنجم. اخبار و بعضی اسناد بلخی‌ها در بیهار

خانقاہ بلخیہ فردوسیہ کے نام کا غلط استعمال ایک مذموم سازش

پٹنہ 3 اکتوبر (پریس ریلیز) یکم اکتوبر کو پٹنہ کے مختلف اردو اخبارات میں ایک خبر بعنوان "احمد عمادی فردوسی شرفی کی فرزندی ہے" دوسی شائع ہوئی ہے۔ اس خبر میں خانقاہ بلخیہ فردوسیہ کا نام نہایت ہی غلط طریقے سے استعمال کیا گیا اور متعدد مقامات پر خانقاہ بلخیہ فردوسیہ، بھیکھا سو، بہار شریف کا نام استعمال کرکے لوگوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ یہ بات علمی اور عملی حیثیت سے تسلیم شدہ ہے کہ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیری رحمۃ اللہ علیہ کے اصل مجاز و خلیفہ حضرت مولانا مظفر بلخی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور انہیں کے سلسلۂ نسب اور سلسلۂ بیعت سے حضرت مولانا مخدوم شاہ حسین بلخی رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت و خلافت حاصل ہے۔ نیز خود مخدوم جہاں سے حضرت مخدوم شاہ حسین بلخی کو براہ راست اجازت و خلافت بھی حاصل ہے۔ اسی سلسلہ نسب سے آج بھی خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ کی مسند سجادگی جاری ہے اور اس کے موجودہ سجادہ نشیں پروفیسر حکیم سید شاہ علیم الدین بلخی فردوسی ہیں۔ خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ کی ایک عظیم تاریخ ہے جس میں خاندان بلخیہ کی علمی، ادبی، دینی اور روحانی خدمات کو گرانقدر اور ناقابل فراموش حصہ حاصل ہے۔ حضرت مولانا سید شاہ علیم الدین بلخی آبائی جدی طور پر خانقاہ بلخیہ فردوسیہ کے مجاز و خلیفہ ہیں۔ اس لئے خانقاہ بلخیہ فردوسیہ کے استعمال کا مجاز و اختیار کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ بلخی ایک علاقائی اور نسلی علامت ہے۔ غلط طریقے سے نسب کو غلط منسوب کرنے کی سخت وعید آئی ہے۔

مخدوم حسین نوشۂ توحید بلخی فردوسی کے جانشین و سجادہ نشیں ڈاکٹر سید شاہ علی ارشد شرفی فردوسی بلخی نسل سے ہیں۔ اس نے صرف بلا خبر میں ذکر ان کے نام کے ساتھ اور دوسرے ان کے فرزند ڈاکٹر سید شاہ احمد عمادی فردوسی کے نام کے ساتھ بلخی غلط استعمال کیا گیا ہے۔ وہ اپنی خبر میں بلخی ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں تو اصل اپنی خود ساختہ خانقاہ بلخیہ فردوسیہ کے بعد بلخی ہے۔ جب اس سلسلہ میں شاہ علیم الدین بلخی فردوسی زیب سجادہ نشیں خانقاہ بلخیہ فردوسیہ سے رجوع کیا گیا تو آپ اپنی عمر کی آخری منزل پر ہیں تو انہوں نے واضح طور پر کہا کہ [illegible] اپنی عمر کی اس منزل پر آج تک خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ کے علاوہ دوسرا نام سننے میں نہیں آیا ہے

جابر حکمراں کے سامنے حق بات کہنا بھی جہاد: مولانا بلخی

پٹنہ سٹی (ایس این بی)

اس سے زیادہ سنگین حادثہ تاریخ اسلام میں نہیں ملتا ہے، یہ کوئی سیاسی جنگ نہیں تھی ،ملکیت کی جنگ نہیں تھی، کوئی خاندانی جھگڑا نہیں تھا یہ حق۔ باطل کی جنگ تھی۔ مذکورہ باتیں اپنی ایک عبرت آموز تقریر میں حضرت مولانا علیم الدین بلخی سجادہ نشیں خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ پٹنہ نے کہی۔ موقع تھا کشمیری کوٹھی نون کا چوراہا پٹنہ سٹی میں ذکر شہدائے کربلا کا۔ حضرت مولانا علیم الدین بلخی نے آگے اپنی خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ امام حسین علیہ السلام کے متعلق میرے آقا مولی حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں (امام حسن وامام حسین) میرے گلدستہ کے پھول ہیں۔ دنیا کے اندر جو یہ چاہتا ہے کہ جنت کے جوانوں کے سردار کو دیکھیں تو وہ امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھیں۔ واقعہ کربلا پر اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے کہا کہ میدان کربلا میں مظالم کی انتہا کردی گئی اور قتل کرنے کے بعد ان کی لاشوں کو اکٹھا کیا گیا گھوڑے کے ٹاپوں سے روندا گیا۔ ان کے سر کو جسم سے جدا کر کے ان کے سر کو شہر میں گھمایا گیا۔ مولانا علیم الدین بلخی نے بیان کیا کہ سب سے بڑا جہاد ظالم حکمراں کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ مسلمان پر آج جو ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں مسلم نوجوان کو دہشت گرد بنا کر ان کی زندگیاں تباہ کی جا رہی ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کی زندگی سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ واقعہ کربلا ہم کو یہی درس دیتا ہے۔ اس سے قبل ذکر شہدائے کربلا کا آغاز تلاوت کلام پاک کی مقدس آیت کریمہ کی تلاوت حافظ سعید افتخار اشرفی نے کیا اور صلوۃ وسلام جناب نصر الدین بلخی نے پیش کیا۔

6:41 AM

سلطان الہندحضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ : حکیم سید شاہ تقی حسن بلخیؒ

May 3, 2015

حکیم سید شاہ تقی حسن بلخیؒ ، سجادہ نشیں خانقاہ بلخیہ ، فردوسیہ ،فتوحہ(بہار)

مرسلہ: سید ابصار الدین بلخی فردوسی

ہندوستان کی زمین خوش نصیب زمین رہی ہے۔ یہاں شری کرشن کی بنسی کے دل نواز و پرکیف نغمے ، جو فضائے بسیط میں مرتعش اور بکھرے ہوئے ہیں ؛ اس کی جاذبیت و کشش اب تک جوگ و روحانیت کے متوالوں کو دوسری جگہوں سے یہاں برابر کھینچ لاتی رہی۔ بلکہ کتنے صاحبِ تاج و تخت اپنے تخت و تاج کو تیاگ کر یہاں آ بسے۔ حضرت مخدوم شہاب الدین پیر جگجوت جٹھلوی جو کاشغر کے ، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر جو سمنان کے، مولانا مظفر بلخی جو بلخ کے فرما روا و بادشاہ تھے، یہیں کی زمین کو انھوں نے رشدو ہدایت، ایثار و محبت، تعمیر انسانیت اور خدمت خلق کے لیے اپنا لیا، اور یہیں

اللہ کی وحدانیت پر حرف آئے تو مسلمانوں کو برانگیختہ ہو جانا چاہیے۔

سید شاہ علیم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کی وحدانیت پر حرف آئے تو مسلمانوں کو برانگیختہ ہو جانا چاہیے: مولانا سید شاہ علیم الدین بلخی ندوی

"سوریہ نمسکار" پر مسلم سیاستدانوں کی خاموشی افسوسناک

رپورٹ: کامران غنی۔ بیورو چیف۔ انڈیا

اردو نیٹ جاپان ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ء

مسلمان ایک اللہ کے علاوہ کسی کی پرستش نہیں کرسکتا۔ وہ سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اللہ کی وحدانیت پر حملہ ہو یہ اسے گوارا نہیں۔ یہ باتیں خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ کے سجادہ نشیں حکیم سید شاہ مولانا علیم الدین بلخی فردوسی ندوی نے کہیں۔ وہ سورۃ "احد" کی روشنی میں خطاب فرما رہے تھے۔ مولانا بلخی نے کہا کہ خدا کا تصور تمام مذاہب میں ہے اور یہ انسانی فطرت بھی ہے کہ وہ کسی بڑی طاقت کے آگے سر تسلیم خم کرے اور اسی کو حاجت روا اور مشکل کشا مانتے ہوئے زندگی گزارے۔ انھوں نے کہا کہ منکرین خدا بھی کسی نہ کسی روپ میں خدا کے وجود کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ اگر خدا کو نہیں مانتے تو پھر گوتم بدھ کی مورتیوں کو عقیدت و احترام سے اپنی عبادتگاہوں کی زینت کیوں بناتے ہیں؟ لینن اور اسٹیلین کے مزارات پر حاضر کیوں ہوتے ہیں؟ مولانا علیم الدین بلخی نے کہا کائنات کا ذرہ ذرہ چیخ چیخ کر خدا کے وجود کی گواہی دیتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جدید سائنس بھی یہ تسلیم کر رہی ہے کہ کوئی کنٹرولر ہے جو "سولر سسٹم" کو کنٹرول کر رہا ہے۔ مولانا بلخی نے وزارت تعلیم کے ذریعہ سوریہ نمسکار کو لازمی بنائے جانے کے احکام پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ایک اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی پیشانی نہیں جھکا سکتا۔ تم ہمارے گھروں میں آگ لگا دو ہمیں گوارا ہے، ہمارا سب کچھ چھین لو ہم صبر کرسکتے ہیں لیکن غیر اللہ کے آگے ہمارے سروں کو نہیں جھکایا جاسکتا۔ انھوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا توحید پر حملہ ہوتا رہا اور ہمارے مسلم وزرا خاموش تماشائی بنے رہے۔ ان کی غیرت ایمانی کو کیا ہوا؟ کیا دو چار وزیر بھی ایسے نہیں تھے جو اس حکم کے احتجاج میں استعفیٰ دے دیتے؟ انھوں نے مسلمانوں سے متحد ہو کر شرک کا مقابلہ کرنے کی اپیل کی۔

12:28 AM

os://mobile.facebook.com/

Danish Balkhi

6 hrs

Today I Email A Renowned Scholar ... Richard Maxwell Eaton(Author of several books including "Sufis Of Bijapur") This Is What He Replied......

Dear Mr. Balkhi,

Thank you for writing.

The sources I used for Maulana Muzaffar Shams Balkhi are indicated on pp. 50-51 and 86-89 of my Rise of Islam and the Bengal Frontier:

Muzaffar Shams Balkhi, Maktubat-i Muzaffar Shams Balkhi (Persian MS.: Acc. No. 1859, Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna), letters 148, 163, 165

S.H. Askari, "The Correspondence of Two Fourteenth-Century Sufi Saints of Bihar with the Contemporary Sovereigns of Delhi and Bengal," Journal of the Bihar Research Society 42, no. 2 (1956), 177-95.

S.H. Askari, Maktub and Malfuz Literature as a Source of Socio-Political History (Patna: Khuda Bakhsh Oriental Public Library, 1981).

All these materials should be available in Patna.

Best wishes,

--R.M. Eaton

8 Likes · 1 Share

Like　Comment　Share

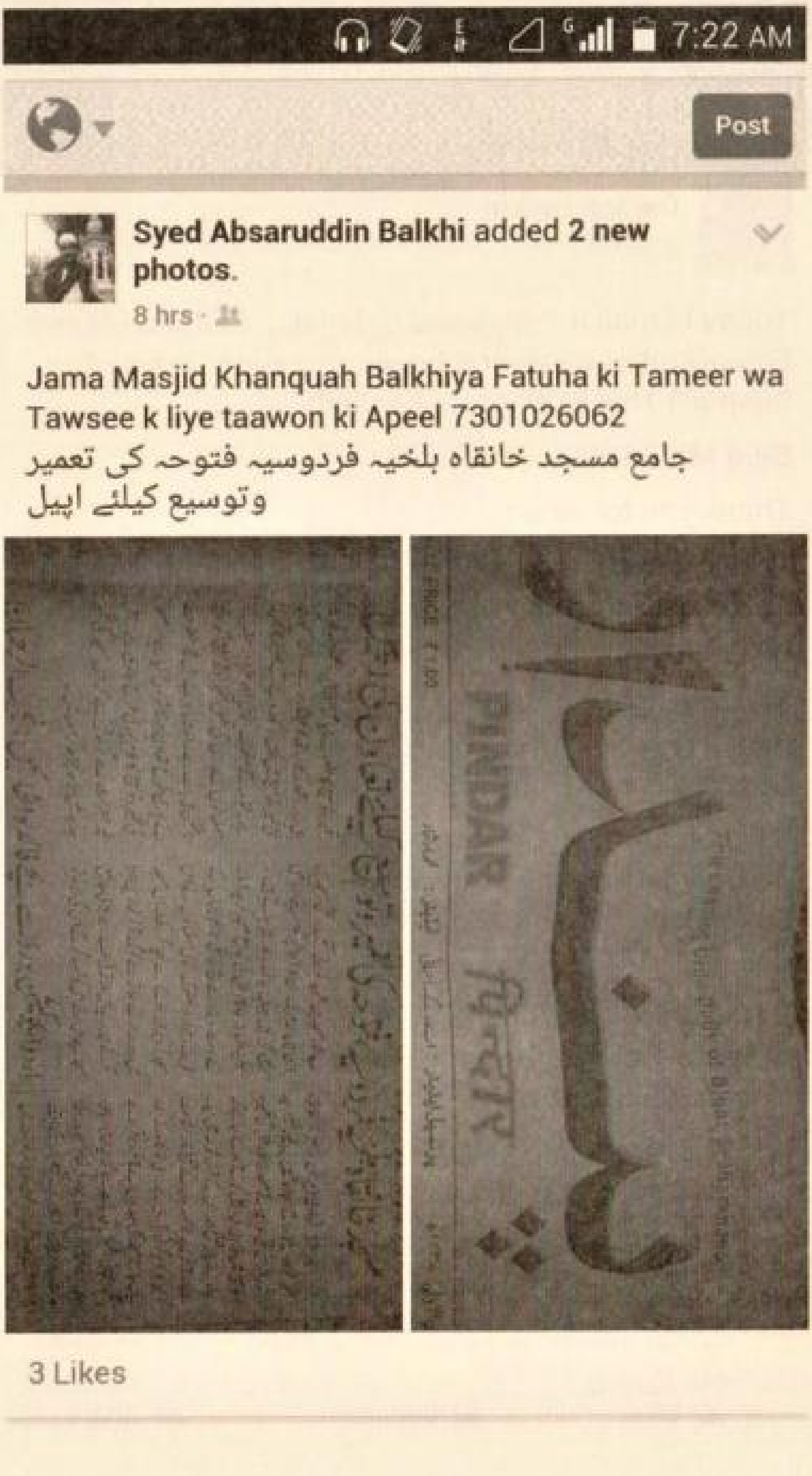
7:22 AM
Post
Syed Absaruddin Balkhi added 2 new photos.
8 hrs
Jama Masjid Khanquah Balkhiya Fatuha ki Tameer wa Tawsee k liye taawon ki Apeel 7301026062
جامع مسجد خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ کی تعمیر وتوسیع کیلئے اپیل
PINDAR
3 Likes

ڈاکٹر مظفر بلخی کی ترتیب "اعجاز تغزل": ایک تاثر

पिन्दार پندار पटना
7
21.10.2019

مولانا سید شاہ علیم الدین بلخی فردوسی ندویؒ

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

اعلان

مظفر بلخی مطلع کرتے ہیں کہ ان کی والدہ صادقہ خاتون زوجہ حکیم سید شاہ علیم الدین بلخی فردوسی ندوی، سجادہ نشیں خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ کا گزشتہ شب انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے جنازے کی نماز ثقہ ٹولی مسجد، عالم گنج کے احاطے میں بعد نماز ظہر دوپہر 2 بجے ادا کی جائے گی۔ اور تدفین ہراری متھنی قبرستان میں عمل میں آئے گی۔

قطعهٔ تاریخ

بر انتقال پرملال حضرت حکیم سید شاه علیم الدین بلخی فردوسی

[illegible]

فغان و ویلا که آمد در نظر آه! — فضا تاریک از مه تا بماهی

چمن ویران شد و بشکسته‌دل رفت — کسی گفت آه! خاموش است طوطی

یکایک کوه غم بر جان آمد — چو رحلت کرد حضرت شاه بلخی

ولی الله و شیخ وقت متقی — کنون خالیست زو شهر و نواحی

طبیب جان و دل از ما جدا شد — حکیم حاذق جسمی و روحی

یقینا گوهر خوش تاب گم گشت — کجا جویم چنان فردوس بلخی

دل محزون و مسکین صبر کن صبر — دعا برخوان ز معبود حقیقی

پس از ترجیع تسمیه تعوذ — مشرف کن لب از سبع مثانی

بختم چار قل وین فاتحه پس — درود پاک بر آقای امی

کن ایصال ثواب و اجر هم — بروح آن جناب شاه بلخی

دعا میخواهم از الله تعالی — پی او خلعت و تاج بهشتی

خدایا خالق و آمرزگارا! — بقلبش بود عشق مصطفائی

طفیل آن شفیع عاصیان بخش — بجنت جائی از فضل خصوصی

نماند آن مشرب اخلاق مجسم — که گریه می کند هر خاص و عامی

رقم کن برق لفظ «نیک انجام» = ۱۷۵

به سید شه علیم الدین بلخی = ۱۳۹۶

۱۲۲۱ هجری

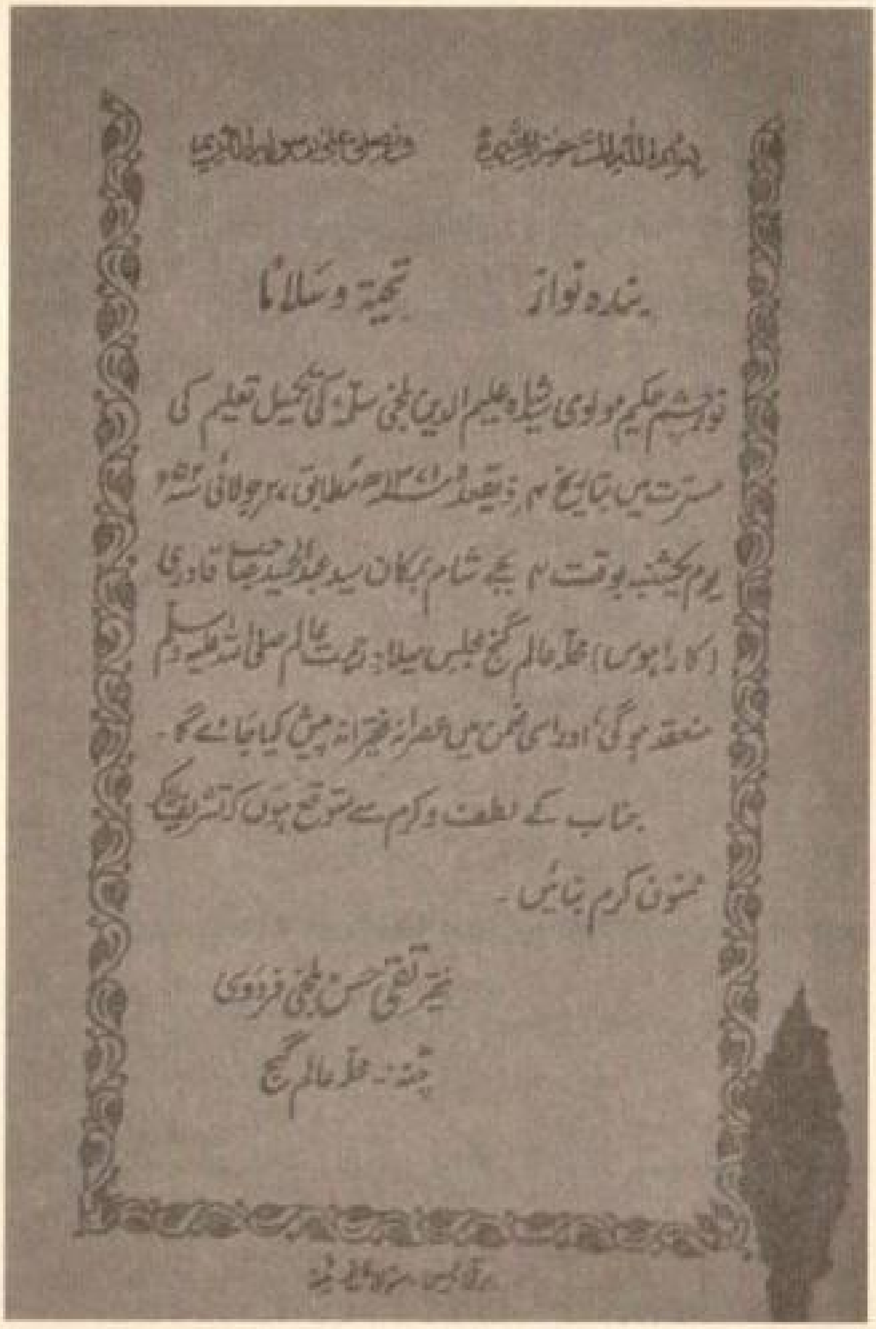

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بندہ نواز   تحیۃ وسلاماً

نورچشم حکیم مولوی شاہ علیم الدین بلخی سلمہٗ کی تکمیل تعلیم کی
مسرت میں بتاریخ ۴ ذیقعدہ [illegible] مطابق [illegible] جولائی [illegible]
یوم یکشنبہ بوقت ۴ بجے شام بمکان سید عبدالحمید صاحب قادری
(کارا ہوس) محلہ عالم گنج مجلس میلاد حضرت عالم صلی اللہ علیہ وسلم
منعقد ہوگی اور اسی ضمن میں عصرانہ فقیرانہ پیش کیا جائے گا۔
جناب کے لطف وکرم سے متوقع ہوں کہ تشریف لاکر
ممنون کرم بنائیں۔

محمد تقی حسن بلخی فردوسی
پٹنہ۔ محلہ عالم گنج

کتاب‌شناسی

۱. احمد، پروفیسور نذیر(۱۹۸۹)، تذکره علمای بلخ، ترقی بورد، دهلی نو.

۲. علی، رحمان(بی‌تا)، تذکره علمای هند، نول‌کشور، لکهنو.

۳. حبیب‌الله(بی‌تا)، ذکر جمیع اولیای دهلی، تصحیح پروفیسور شریف‌حسین قاسمی، چاپ تونک.

٤. برنی، ضیاءالدین(۱۹۵۷)، تاریخ فیروزشاهی، تصحیح شیخ عبدالرشید.

٥. حسن علاوی، سجزی دهلوی(بی‌تا)، فوائد الفواد، چاپ تهران.

٦. کرمانی، امیرخورد(بی‌تا)، سیرالاولیا، چاپ پاکستان.

۷. محدث دهلی، شیخ عبدالحق(بی‌تا)، اخبارالاخیار فی اسرارالابرار.

۸. قاسمی، شریف حسین، عرفا و شعرای چند از بلخ در هند، قابل دسترس در http://www.newdelhi.icro.ir/uploads/urfa-w-shora-۳.pdf

۹. شیخپوری، شاه شعیب ابن جلال منیری (۸۲٤ قمری) مناقب الأصفیا، کتاب‌خانه بلخیه فتوحه-پتنا.

۱۰. ندوی، مولانا سید ابوالحسن (۲۰۱٦) تاریخ دعوت و عزیمت، مجلس تحقیقات و نشرات اسلامی لکهنو.

۱۱. اشرف، وجیه‌الدین (۱۷۸۸م) بحر زخار، چاپ مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه علی‌گره، اتراپرادیش.

۱۲. ابوالفخر بدری، سیدشاه عبدالله(بی‌تا)، حضرت مخدوم جهان اور ان کی شخصیت، بیت‌الفضل، محله بری درگاه، بیهار شریف، نالنده.

۱۳. نذیراحمد، پروفیسور (۱۹۸۹ م) تذکره علمای بلخ، اردو ترقی بورد، دهلی‌نو.

۱٤. نهاوندی، باقی (۱۳۱۸ خورشیدی) مأثر رحیمی، به‌اهتمام عبدالحسین نوایی، انجمن آثار و

مفاخر فرهنگی، تهران.

۱۵. خلیق، داکتر شاکر (۱۹۹۳م) حسین نوشه توحید بلخی: حیات اور کارنامی

۱٦. بیهاری، شیخ شرف احمد، مکتب دهم از مکتوبات بیست و هشت.

۱۷. منیری، علی صوفی (سال چاپ؟) وسیله شرف و ذریعه دولت.

۱۸. بلخی، شیخ جشن دایم، کاشف الاسرار، کتاب مخطوطه

۱۹. بلخی، شیخ احمد لنگردریا (سال چاپ؟) مونس القلوب، ناشر: مکتب الشرف، خانقاه شیخ احمد یحیی منیری، نالنده، بیهار.

۲۰. رضوی برق، سید محمد طلحه (۱۳۹۳ خورشیدی) سجاده نشینان بیهار: مشایخ سخن‌پرداز، مرکز تحقیقات فارسی، رایزنی ایران در دهلی‌نو.

۲۱. دیوان مجموعه اشعار مظفرشمس بلخی، به‌کوشش پروفیسور سید حسن.

۲۲. ابوالفضل، (۱۸۸۷م) اکبرنامه، چاپ کلکته.

۲۳. دیوان حسین نوشه توحید، کتاب مخطوطه[1]

۲٤. دیوان احمد لنگردریا بلخی، کتاب مخطوطه

۲۵. تصوف بر صغیر مین، کتاب مطبوعه

۲٦. خوان پرنعمت، کتاب مطبوعه

۲۷. ریاض السلاطین، کتاب مطبوعه

۲۸. زندگی‌نامه صوفیان هند، کتاب مطبوعه

۲۹. اسلام در بنگله‌دیش، کتاب مطبوعه

۳۰. سلطان‌ها و مساجد، کتاب مطبوعه

۳۱. گنج لایخفی، کتاب مخطوطه

۳۲. شرح آداب المریدین، کتاب مخطوطه

---

۱. کتاب‌های مخطوطه و مطبوعه در این فهرست به‌صورت نرم‌افزار نزد من موجود است.

۳۳. وسیله الشرف، کتاب مخطوطه

۳۴. کنزالانساب، کتاب مخطوطه

35. "Progressive Aspects of Makhdun -i-Jahan's teachings" I.I, 1982, Vol.XXXV, pp. 97-108.

36. Sayyid Yusuf Kamal BuJ^harl, Bpigrax^ia Indica^ Arabic Persian Suppl«nent. 1951-2,

37. Bihar Orissa District Gazetteer, by L.S.S. O' Malley, Patna Shahabad. Imperial Gazetteer of India, Ed. by W.W, Hunter, 1907. Vol. VIII

38. Sufism, Its Saints and Shrines, London, 1938. Sufi Maneri, Wasila -i-Sharaf wa Zaria -i-Daulat, Ed.

39. Ed. by W.Wright and M.I. de Geoje. 2nd ed. 1907. Trimin^^ain, J. S. The Sufi Orders in Islam, Oxford, 1971.

40. "The Saints in Bengali Shailch Jalal \2idin Tabrizi and Shah Jalal", Karachi, July 1960, Vol.VIII, pp. 206-226.

41. The Antiquarian Remains in Bihar* Historical Researdi Series* Patna* 1963, Vol,IV. Qeyamttddin Ahmad.

42. Corpus of Arabic Persian Inscriptions of Bihar (640-1200 A.H,), HRS. Patna, 1973, Vol. X. Qureshi* Xshtiaq Husain

43.. The Muslim Goniminity of the Indo -Pak sub-continent, 610-1947 A.O.)Delhi, 1985.

44. Tarlkh-I-Firo2 Shahi. Zlauddin Baranl. A histoiry of the Sultans of Delhi from Balban to Sultan Piroz Shah's sixth year 758/1357 A.D,; Calcutta,

45. Tuguk-I-JahanQlrl. An auto biography of the £knperor Jahaoglr. (Eng, tran. by Alexander Rogers, Delhi, 1978).

46. Tabaaat-i-Nasiri. A general history beginning from the patr iarchs and Prophet to the reign of Sultan Nasirucldin Mahroud Shah, 644-664/ 1246-1265-6 A.D., by Minhaj Abu Umar Usman b. Siraj Juzjani. (fing. tran. by HiiRaverty, Cal. 1881)

BALKHIS OF INDIA

An Information on Muzaffar Shams Balkhi Dynasty & Travelogue to Bihar

Mirwais Balkhi

ISBN 978-9936-652-22-4

9 789936 652224

آدرس مرکز پخش: کابل، جادهٔ آسمایی، جوی شیر،
بازار کتاب فروشی‌ها، کوچه چهارم، انتشارات امیری
۰۷۸۴۱۰۰۹۱۲ - ۰۷۰۰۳۹۰۱۱۴